Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

BADR

قادیان

The weekly   Qadian

شمارہ 45

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

22-محرم 1437 ہجری قمری   5-نبوت 1394 ہش   5-نومبر 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

عنایتِ ازلی نے جو انسانی فطرت کو ضائع کرنا نہیں چاہتی تخم ریزی کے طور پر اکثر انسانی افراد میں یہ عادت اپنی جاری کر رکھی ہے کہ کبھی کبھی سچی خوابیں یا سچے الہام ہو جاتے ہیں تا وہ معلوم کر سکیں کہ اُن کیلئے آگے قدم رکھنے کیلئے ایک راہ کھلی ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

واضح ہو کہ چونکہ انسان اس مطلب کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو شناخت کرے اور اُس کی ذات اور صفات پر ایمان لانے کیلئے یقین کے درجہ تک پہنچ سکے اِس لئے خدا تعالیٰ نے انسانی دماغ کی بناوٹ کچھ ایسی رکھی ہے کہ ایک طرف تو معقولی طور پر ایسی قوتیں اس کو عطا کی گئی ہیں جن کے ذریعہ سے انسان مصنوعات باری تعالیٰ پر نظر کر کے اور ذرّہ ذرّہ عالم میں جو جو حکمت کاملہ حضرت باری عزّ اسمہٗ کے نقوش لطیفہ موجود ہیں اور جو کچھ ترکیب ابلغ اور محکم نظامِ عالم میں پائی جاتی ہے، اُس کی تہ تک پہنچ کر پوری بصیرت سے اِس بات کو سمجھ لیتا ہے کہ یہ اتنا بڑا کارخانہ زمین و آسمان کا بغیر صانع کے خود بخود موجود نہیں ہو سکتا بلکہ ضرور ہے کہ اس کا کوئی صانع ہو اور پھر دوسری طرف روحانی حواس اور روحانی قوتیں بھی اس کو عطا کی گئی ہیں تا وہ قصور اور کمی جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں معقولی قوتوں سے رہ جاتی ہے روحانی قوتیں اس کو پورا کر دیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ محض معقولی قوتوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی شناخت کامل طور پر نہیں ہو سکتی۔ وجہ یہ کہ معقولی قوتیں جو انسان کو دی گئی ہیں اُن کا تو صرف اس حد تک کام ہے کہ زمین و آسمان کے فرد فرد یا ان کی ترتیب محکم اور ابلغ پر نظر کر کے یہ حکم دیں کہ اس عالم جامع الحقائق اور پُر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہئے۔ یہ تو اُن کا کام نہیں ہے کہ یہ حکم بھی دیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ بغیر اِس کے کہ انسان کی معرفت اس حد تک پہنچ جائے کہ درحقیقت وہ صانع موجود ہے۔ صرف ضرورتِ صانع کو محسوس کرنا کامل معرفت نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہ قول کہ ان مصنوعات کا کوئی صانع ہونا چاہئے اس قول سے ہرگز برابر نہیں ہو سکتا کہ وہ صانع جس کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے فی الحقیقت موجود بھی ہے۔ لہٰذا حق کے طالبوں کو اپنا سلوک تمام کرنے کیلئے اور اُس فطرتی تقاضا کو پورا کرنے کیلئے جو معرفت کاملہ کیلئے ان کی طبائع میں مرکوز ہے اِس بات کی ضرورت ہوئی کہ علاوہ معقولی قوتوں کے روحانی قویٰ بھی اُن کو عطا ہوں، تا اگر ان روحانی قوتوں سے پورے طور پر کام لیا جائے اور درمیان میں کوئی حجاب نہ ہو تو وہ اُس محبوب حقیقی کا چہرہ ایسے صاف طور پر دکھلا سکیں جس طور سے صرف عقلی قوتیں اس چہرہ کو دکھلا نہیں سکتیں۔ پس وہ خدا جو کریم و رحیم ہے جیسا کہ اُس نے انسانی فطرت کو اپنی کامل معرفت کی بھوک اور پیاس لگا دی ہے ایسا ہی اُس نے اس معرفت کاملہ تک پہنچانے کے لئے انسانی فطرت کو دو قسم کے قویٰ عنایت فرمائے ہیں ایک معقولی قوتیں جن کا منبع دماغ ہے اور ایک روحانی قوتیں جن کا منبع دل ہے اور جن کی صفائی دل کی صفائی پر موقوف ہے اور جن باتوں کو معقولی قوتیں کامل طور پر دریافت نہیں کر سکتیں روحانی قوتیں اُن کی حقیقت تک پہنچ جاتی ہیں اور روحانی قوتیں صرف انفعالی طاقت اپنے اندر رکھتی ہیں یعنی ایسی صفائی پیدا کرنا کہ مبدءِ فیض کے فیوض اُن میں منعکس ہو سکیں سو اُن کیلئے یہ لازمی شرط ہے کہ حصولِ فیض کے لئے مستعد ہوں اور حجاب اور روک درمیان نہ ہو، تا خدا تعالیٰ سے معرفت کاملہ کا فیض پا سکیں اور صرف اس حد تک ان کی شناخت محدود نہ ہو کہ اس عالم پُر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہئے بلکہ اس صانع سے شرف مکالمہ مخاطبہ کامل طور پر پا کر اور بلاواسطہ اُس کے بزرگ نشان دیکھ کر اُس کا چہرہ دیکھ لیں اور یقین کی آنکھ سے مشاہدہ کر لیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود ہے۔ لیکن چونکہ اکثر انسانی فطرتیں حجاب سے خالی نہیں اور دنیا کی محبت اور دنیا کے لالچ اور تکبر اور نخوت اور عجب اور ریاکاری اور نفس پرستی اور دوسرے اخلاقی رذائل اور حقوق اللہ اور حقوق عباد کی بجا آوری میں عمداً قصور اور تساہل اور شرائط صدق و ثبات اور دقائق محبت اور وفا سے عمداً انحراف اور خدا تعالیٰ سے عمداً قطع تعلق اکثر طبائع میں پایا جاتا ہے اس لئے وہ طبیعتیں بباعث طرح طرح کے حجابوں اور پردوں اور روکوں کے اور نفسانی خواہشوں اور شہوات کے اِس لائق نہیں کہ قابل قدر فیضان مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا اُن پر نازل ہو جس میں قبولیت کے انوار کا کوئی حصّہ ہو۔ ہاں عنایتِ ازلی نے جو انسانی فطرت کو ضائع کرنا نہیں چاہتی تخم ریزی کے طور پر اکثر انسانی افراد میں یہ عادت اپنی جاری کر رکھی ہے کہ کبھی کبھی سچی خوابیں یا سچے الہام ہو جاتے ہیں تا وہ معلوم کر سکیں کہ اُن کیلئے آگے قدم رکھنے کیلئے ایک راہ کھلی ہے۔ لیکن اُن کی خوابوں اور الہاموں میں خدا کی قبولیت اور محبت اور فضل کے کچھ آثار نہیں ہوتے اور نہ ایسے لوگ نفسانی نجاستوں سے پاک ہوتے ہیں اور خوابیں محض اس لئے آتی ہیں کہ تا اُن پر خدا کے پاک نبیوں پر ایمان لانے کے لئے ایک حجت ہو کیونکہ اگر وہ سچی خوابوں اور سچے الہامات کی حقیقت سمجھنے سے قطعاً محروم ہوں اور اس بارے میں کوئی ایسا علم جس کو علم الیقین کہنا چاہئے ان کو حاصل نہ ہو تو خدا تعالیٰ کے سامنے اُن کا عذر ہو سکتا ہے کہ وہ نبوت کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے تھے کیونکہ اِس کوچہ سے بکلی ناآشنا تھے اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ نبوت کی حقیقت سے ہم محض بے خبر تھے اور اس کے سمجھنے کے لئے ہماری فطرت کو کوئی نمونہ نہیں دیا گیا تھا۔ پس ہم اس مخفی حقیقت کو کیونکر سمجھ سکتے اس لئے سنّت اللہ قدیم سے اور جب سے دنیا کی بنا ڈالی گئی اس طرح پر جاری ہے کہ نمونہ کے طور پر عام لوگوں کو قطع نظر اس سے کہ وہ نیک ہوں یا بد ہوں اور صالح ہوں یا فاسق ہوں اور مذہب میں سچے ہوں یا جھوٹا مذہب رکھتے ہوں کسی قدر سچی خوابیں دکھلائی جاتی ہیں یا سچے الہام بھی دیئے جاتے ہیں تا اُن کا قیاس اور گمان جو محض نقل اور سماع سے حاصل ہے علم الیقین تک پہنچ جائے اور تا روحانی ترقی کیلئے اُن کے ہاتھ میں کوئی نمونہ ہو۔ اور حکیم مطلق نے اس مُدعا کے پورا کرنے کیلئے انسانی دماغ کی بناوٹ ہی ایسی رکھی ہے اور ایسے روحانی قویٰ اسکو دیئے ہیں کہ وہ بعض سچی خوابیں دیکھ سکتا ہے اور بعض سچے الہام پا سکتا ہے۔ مگر وہ سچی خوابیں اور سچے الہام کسی وجاہت اور بزرگی پر دلالت نہیں کرتے بلکہ وہ محض نمونہ کے طور پر ترقی کیلئے ایک راہیں ہوتی ہیں۔ اور اگر ایسی خوابوں اور ایسے الہاموں کو کسی بات پر کچھ دلالت ہے تو صرف اِس بات پر کہ ایسے انسان کی فطرت صحیح ہے بشرطیکہ جذبات نفسانیہ کی وجہ سے انجام بد نہ ہو اور ایسی فطرت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر درمیان میں روکیں اور حجاب پیش نہ آجائیں تو وہ ترقی کر سکتا ہے جیسے مثلاً ایک زمین ہے جس کی نسبت بعض علامات سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ اس کے نیچے پانی ہے مگر وہ پانی زمین کی کئی تہوں کے نیچے دبا ہوا ہے اور کئی قسم کا کیچڑ اس کے ساتھ ملا ہوا ہے اور جب تک ایک پوری مشقت سے کام نہ لیا جائے اور زمین کو بہت دنوں تک کھودا نہ جائے تب تک وہ پانی جو شفاف اور شیریں اور قابل استعمال ہے نکل نہیں سکتا پس یہ کمال شقوت اور نادانی اور بدبختی ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ انسانی کمال بس اسی پر ختم ہے کہ کسی کو کوئی سچی خواب آجائے یا سچا الہام ہو جائے بلکہ انسانی کمال کے لئے اور بہت سے لوازم اور شرائط ہیں اور جب تک وہ متحقق نہ ہوں تب تک یہ خوابیں اور الہام بھی مکر اللہ میں داخل ہیں خدا اُن کے شرّ سے ہر ایک سالک کو محفوظ رکھے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 7 تا 11)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 50

روز نامہ ''منصف'' حیدر آباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا! آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہر حال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اخبار منصف کی طرف سے کئے گئے اسی قسم کے اعتراضات کا جواب اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی ڈھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

گزشتہ اقساط میں قارئین ملاحظہ کر چکے ہیں کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کس طرح خدا داد فہم و فراست کے ساتھ اپنی جماعت کو بحفاظت ہجرت کروائی۔ یہ آپ کا ایک ایسا عظیم کارنامہ تھا جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

پھر صرف ہجرت ہی نہیں کروائی بلکہ تمام احمدیوں کو از سرنو اپنے پیروں پر کھڑا بھی کیا اور انہیں ایک مرکز (ربوہ) عطا فرمایا جہاں وہ پھر سے ایک ہاتھ پر جمع ہوئے۔ جس کا معترض نے بھی بدل نخواستہ اقرار کیا جیسا کہ وہ لکھتا ہے:

''میاں محمود اور اس کے رفقائے کار پاکستان میں اپنے اولیائے نعمت سامراج کا آلۂ کار بن کر جس قسم کی خفیہ زیر زمین اور شکست و ریخت کی ایک نئی تحریک کا منصوبہ بنا رہے تھے اس کے لئے لاہور جیسا مردم خیز اور غیرت مند اسلامی تحریکوں کا مرکزی شہر کی طرح مناسب نہ تھا۔ اس لئے ڈیڑھ سال بعد چنیوٹ (ضلع جھنگ) سے چار میل کے فاصلے پر دریا کے دوسری طرف پہاڑوں کے درمیان 10،34 ایکڑ کا ایک خطہ اراضی منتخب کیا جو زیر زمین تحریکوں اور جنگی مصالح کے مرکز کی حیثیت سے نہایت ہی موزوں تھا اور حکومت کی مشینری میں قادیانیوں کے غیر معمولی اثرات اور عمل دخل کے سبب اس خطۂ اراضی کو برائے نام قیمت پر خرید کر ''ربوہ'' کے نام سے ایک خالص قادیانی شہر آباد کیا جو دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بھر کے قادیانیوں کا مرکز اور قبلہ ہدایت بن گیا۔''

(منصف 24 رجنوری 2014)

قارئین کرام !ان الفاظ پر غور فرمائیں کہ ''خالص قادیانی شہر آباد کیا جو دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بھر کے قادیانیوں کا مرکز اور قبلہ ہدایت بن گیا''

کیا یہ محض ایک اتفاق تھا، یا خدا تعالیٰ کی غالب تقدیر کہ باقی مسلمان جہاں در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور تھے وہیں احمدی قادیان سے نکلنے کے بعد دوبارہ جلد ہی ایک مرکز اور ایک ہاتھ پر جمع ہو کر ترقی کی شاہراہوں پر گامزن ہو گئے۔

اس جگہ ایک سلیم الفطرت کے لئے احمدیت کی صداقت کا ایک زبردست نشان موجود ہے۔ قادیان وہ مقام تھا جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے اور آپ نے ایک جماعت اور مرکز کا قیام فرمایا۔ مخالفین نے ہر ممکن کوشش کی کہ جماعت کا شیرازہ بکھر جائے اور قادیان کی مرکزی حیثیت ختم ہو جائے، لیکن قادیان ترقی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ 1947 کا وہ خونیں سال آیا جب احمدیوں کو اپنے مرکز سے جُدا ہونا پڑا۔ یہ وہ وقت تھا کہ اگر یہ جماعت نعوذ باللہ جھوٹی ہوتی تو خدا اسے تباہ و برباد کر دیتا اور دوبارہ ایک ہاتھ اور ایک مرکز پر جمع نہ کرتا؛ کیونکہ ایک شخص یہ سوچ سکتا ہے کہ شاید پہلے جو ترقی حاصل ہوئی تھی وہ اتفاقی تھی اس میں کوئی خدائی تائید و نصرت شامل نہیں تھی، دنیا دار بھی بعض اوقات وقتی ترقیات حاصل کر لیا کرتے ہیں۔ لیکن ایک بار اُجڑنے کے بعد دوبارہ انہیں بنیادوں پر از سرنو قائم ہو جانا اور پہلے سے بڑھ کر ترقیات کی منازل طے کرنا کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہو سکتا۔ معاندین احمدیت اس پہلو سے بھی غور فرمائیں کہ کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

معترض نے لاہور کو ''غیرت مند اسلامی تحریکوں کا مرکز'' قرار دیا ہے۔ کیا معترض کی اس سے مراد وہ دہشت گرد اور انتہا پسند تنظیمیں ہیں جنہوں نے پاکستان کا امن چین برباد کیا ہوا ہے۔ اس مذہبی انتہا پسندی کی ابتداء احمدیوں کو جبراً غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے ہوئی تھی اور آج یہ نوبت آچکی ہے کہ پورا ملک اس کی چپیٹ میں آچکا ہے۔ ایک دوسرے کی مساجد پر عین نماز کی حالت میں بم برسائے جا رہے ہیں۔ اِنہیں ''غیرت مند اسلامی تحریکوں'' کی ''خفیہ اور زیر زمین تحریکوں'' کے باعث آج دنیا بھر میں پاکستان کا نام بدنام ہو رہا ہے۔ ان تحریکوں کا کسی قدر حال گزشتہ قسط میں ''منیر انکوائری رپورٹ'' کے حوالے سے بیان ہو چکا ہے۔

معترض نے نہ معلوم کن زیر زمین تحریکوں اور جنگی مصالح کو ربوہ کے قیام کا مقصد خیال کیا جبکہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے واضح اور واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ جماعت نے اس خطہ زمین کو صرف اور صرف قادیان سے اُجڑ کر آئے احمدیوں کی رہائش کے لئے حکومت پاکستان سے خریدا تھا۔

(الفضل 28 رستمبر 1948)

اس کی تائید پاکستان کی حکومت پنجاب کے ایک بیان سے بھی ہوتی ہے جس میں اُس نے واضح طور پر اس بات کا اقرار کیا کہ یہاں قادیان کے خانماں ویران لوگ آباد ہوں گے۔ چنانچہ اخبار ''انقلاب'' لاہور نے اپنی 31 راگست 1948 کی اشاعت میں صفحہ 6 پر یہ بیان شائع کیا کہ:

''جماعت احمدیہ اس علاقے میں ایک نئی بستی آباد کرنا چاہتی ہے جس میں قادیان کے اُجڑے ہوئے لوگ آباد ہوں گے۔ ان کا خیال ہے کہ یہاں سکول ہوں، کالج ہوں، مذہبی مدارس ہوں اور صنعتی ادارے ہوں۔ ان کی یہ تجویز کسی بھی صورت میں ان وجوہ سے نہیں ٹکراتی جن کی بنا پر حکومت نے مہاجرین کی ضلع وار آبادی کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے، جو صوبے کے ایک بڑے علاقے میں بسائے جا چکے ہیں۔''

یہ وہ مقاصد تھے جن کی خاطر ربوہ کا قیام ہوا۔ ابتدا میں یہ ایک بنجر زمین تھی جس کے چاروں طرف سوکھی اور خشک پہاڑیاں، چٹانیں تھیں اس کی زمین شور اور کلر زدہ تھی۔ پانی کا نام ونشان نہ تھا۔ 1948ء میں جب اس جگہ احمدیوں نے خیمے لگائے تو دور دور تک کوئی آبادی نہیں تھی۔ تقریباً 10 کلومیٹر دور چنیوٹ کا شہر تھا جہاں سے دال سبزی اور ضرورت کی دوسری چیزیں خریدی جاتی تھیں۔ آج ربوہ ایک عظیم شہر بن چکا ہے جہاں جماعت احمدیہ کے نہایت اعلیٰ تعلیمی، طبی اور رفاہی ادارے کام کر رہے ہیں اور بے لوث خدمت خلق کی جارہی ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حکومت کی مشینری میں قادیانیوں کے غیر معمولی اثرات اور عمل دخل کے سبب اس خطۂ اراضی کو برائے نام قیمت پر خرید کر ''ربوہ'' کے نام سے ایک خالص قادیانی شہر آباد کیا، تو یہ اعتراض معترض کی بد دیانتی کا ثبوت ہے۔

تعجب ہے معترض کی عقل پر! سچ ہے، جب انسان ناحق اور ناجائز مخالفت پر اُتر آتا ہے تو پھر عقل اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور وہ بے سر پیر کی ہانکنے لگتا ہے۔ غور کا مقام ہے کہ اگر حکومت کی مشینری میں جماعت کا اتنا ہی غیر معمولی اثر و رسوخ تھا تو پھر اس بنجر اور بے آب و گیا زمین کو خریدنے کی کیا ضرورت تھی۔ مناسب ہوتا کہ اپنے اثر رو رسوخ کے زور سے کسی نہایت عمدہ اور موزوں زمین پر قبضہ کیا جاتا۔ کوئی ایسی جگہ منتخب کی جاتی جو کہ ہر اعتبار سے سکونت کے قابل ہو۔ جہاں ہر طرح کی سہولتیں میسر ہوں۔

دنیاوی اعتبار سے جو لوگ خفیہ اور زیر زمین کارروائیاں کرتے ہیں انہیں ایسی جگہ کی تلاش ہوتی ہے جہاں بآسانی ہر سہولت میسر ہو۔ آج دنیا میں جس قدر تخریب کاری اور انتہا پسندی اور جرائم ہو رہے ہیں وہ ترقی یافتہ شہروں میں ہی ہو رہے ہیں۔ کبھی مشاہدے میں نہیں آیا کہ جرائم پیشہ لوگوں نے کسی بنجر ویرانے کو ایک پُرامن ترقی یافتہ شہر میں تبدیل کر دیا ہو۔ جہاں سے عالمی شہرت یافتہ لوگ نکلے ہوں۔ یہ انبیا اور ان کی جماعتوں کا ہی کام ہے کہ وہ ویرانوں کو آباد کر کے توحید خالص کے جھنڈے گاڑتے ہیں۔

معترض نے یہ کہہ کر کہ ''اس خطۂ اراضی کو برائے نام قیمت پر خرید کر ''ربوہ'' کے نام سے ایک خالص قادیانی شہر آباد کیا'' خود ہی اس بات کا ثبوت دے دیا کہ جماعت کا حکومت کی مشینری میں ''کتنا اثر و رسوخ'' تھا۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ایک خطاب سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت پاکستان نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ مہاجرین کو زمین فروخت نہیں کی جائے گی۔

(الفضل 28 رستمبر 1948)

اس کا واضح مطلب یہ تھا کہ حکومت خود رہائش کے لئے جگہ مہیا کرے گی لیکن جماعت احمدیہ کو ربوہ کی زمین خریدنی پڑی۔ اور اس کے لئے بھی جماعت کو بہت زیادہ تگ و دو کرنی پڑی۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: ''گورنمنٹ کے افسران نے ہمارے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی بلکہ ان میں سے بعض کی غفلت کی وجہ سے ہم سال بھر تک اُجڑے رہے۔'' (الفضل 28 ستمبر 1948)

معاندین احمدیت اگر دیانت دار ہوتے تو تمام اختلافات کو ایک طرف کر کے یہ آواز اُٹھاتے کہ احمدی بھی تو مہاجر تھے پھر ان کو زمین فروخت کیوں کی گئی۔ جس طرح دیگر مہاجرین کو جگہ مہیا کی گئی اسی طرح ان کو بھی مہیا کی جاتی۔ لیکن ان کی طرف سے یہ اعتراض کرنا کہ اپنے اثر و رسوخ کے زور سے برائے نام قیمت پر زمین خریدی، ان کے بد دیانت ہونے کا ثبوت ہے۔

معاندین احمدیت کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ آپؓ نے حکومت پاکستان سے بسا بسایا شہر نہیں مانگا بلکہ ایک بنجر زمین لی وہ بھی قیمتاً اور اس طرح ان کی کروڑوں روپے کی جائداد دوسرے مہاجرین کے لئے چھوڑ دی۔ چنانچہ حضورؓ فرماتے ہیں:

''ہم نے گورنمنٹ سے اس (ربوہ) کے خریدنے کی درخواست کی اور اس سے کہا کہ آخر آپ نے ہمیں کوئی جگہ دینی ہی ہے اور کہیں بسانا ہی ہے۔ اگر یہ جگہ ہمیں مل جائے تو جتنے احمدی یہاں بس جائیں گے ان کا بوجھ گورنمنٹ پر نہیں پڑے گا۔ قادیان کے باشندوں کو اگر کسی اور جگہ آباد کیا جائے تو انہیں بنی بنائی جگہیں دی جائیں گی۔ لیکن اگر وہ یہاں بس جائیں تو کروڑوں کی جائداد بچ جائے گی جو دوسرے مہاجرین کو دی جاسکتی ہے۔''

(الفضل 28 رستمبر 1948)

تاریخ احمدیت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ربوہ کی زمین جماعت احمدیہ نے مبلغ 12000 روپے دے کر خریدی۔ جب زمین کی رجسٹری ہوگئی تو پاکستان کے بعض اخبارات مثلاً آزاد، احسان، مغربی پاکستان اور زمیندار (مورخہ یکم اگست 1948) وغیرہ نے احمدیوں کے ہاتھوں اس رقبہ اراضی کی فروخت پر سخت نکتہ چینی شروع کر دی۔ یہاں تک لکھا کہ کئی لوگ اس زمین کو پندرہ سو روپے فی ایکڑ کے حساب سے خریدنے پر تیار تھے مگر حکومت نے دس روپے فی ایکڑ پر اتنا بڑا رقبہ احمدیوں کے حوالہ کر دیا ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 295) اس پر جماعت احمدیہ کے ناظر امور خارجہ نے اس غلط پراپیگنڈہ کی تردید میں بیان دیا کہ:

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یقیناً ہر احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان رکھتا ہے اس بات پر قائم ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے صرف 125 سال پہلے ایک چھوٹے سے دور دراز علاقے سے اٹھی ہوئی آواز کو دنیا کے کونے کونے میں نہ صرف پھیلا دیا بلکہ مخلصین کی جماعتیں بھی قائم فرماتا چلا جارہا ہے جو آپ سے اخلاص و وفا اور ایمان میں بڑھ رہی ہیں تو وہ خدا اپنے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی یہ بات بھی پوری فرمائے گا کہ ابتلا دور ہو جائیں گے اور یہ سلسلہ سب پر غالب ہوگا

ہر ابتلا چاہے وہ احمدی پر احمدیت کی وجہ سے ذاتی ہو یا بعض جگہ پوری جماعت اس تکلیف میں سے یا ابتلا میں سے گزر رہی ہو تو ایسا ہر ابتلا پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور جلوے دکھاتا ہے

جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ آپ کی سچائی کی طرف لوگوں کی رہنمائی فرماتا تھا آج بھی بیشمار لوگ ہیں جن کی اس طرح رہنمائی ہوئی اور ہو رہی ہے

گزشتہ سال میں خوابوں کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی کے بہت سارے واقعات میں سے بعض کا نہایت ایمان افروز تذکرہ

اللہ تعالیٰ یہ بتانے کے لئے کہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے اور فرستادے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں۔ مسیح اور مہدی ہیں بلکہ آپ کے بعد جاری نظام خلافت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو جاری رکھنے والا ہے خلفاء کو بھی خواب میں دکھا کر رہنمائی فرما دیتا ہے

یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں جو وہ کر رہا ہے اور جماعت یہ نشانات دیکھ رہی ہے اور یقیناً یہ واقعات ہمارے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے ہیں

ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہماری قوت یقین بڑھ رہی ہے؟ کیا ہمارے دل روشن ہو رہے ہیں؟ کیا ہماری دین کی طرف رغبت ہے؟ کیا ہم اسلامی احکامات پر عمل کر رہے ہیں؟ ہم اپنی روحانی اور عملی حالتوں کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں

ان ملکوں میں آ کر صرف دنیاداری کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں وہ بہرحال ادا کرنے فرض ہیں۔ نمازیں جو ہیں بہرحال ادا کرنی ضروری ہیں اور سمجھ کر ادا کرنی ضروری ہیں۔ پس یہ نہ ہو کہ ہماری نسلیں بہت پیچھے چلی جائیں اور نئے آنے والے ان انعامات کے وارث بن کر جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اپنے مقام کو ہم سے بہت بلند کر لیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 راکتوبر 2015ء بمطابق 16 اخاء 1394 ہجری شمسی بمقام بیت العافیت، فرینکفرٹ جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ دنوں مَیں ہالینڈ میں تھا۔ وہاں ایک جرنلسٹ، جو ریجنل اخبار میں لکھنے والے ہیں اور نیشنل اخبار بھی ان سے آرٹیکل لیتے ہیں، مجھے کہنے لگے کہ کیا جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ بڑھنے والی جماعت ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ اگر ایک بین الاقوامی جماعت کی حیثیت سے دیکھیں تو یقیناً جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ ترقی کرنے والی جماعت ہے اور اب تو یہ بات ہمارے غیر بھی مانتے ہیں جن کی جماعت پر نظر ہے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے اٹھنے والی آواز آج دنیا کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں گونج رہی ہے۔ اور پھر اس کی امتیازی شان اس وقت اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے، زیادہ روشن ہو کر ابھرتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت جب ایک عام آدمی کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں جانی جائے گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے وثوق سے اپنی تحریرات اور اپنے ارشادات میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک وقت آئے گا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں جانی جائے گی اور اس کا پھیلاؤ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا نشان ہوگا۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو پھیلا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اس سلسلے کو دنیا میں پھیلائے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 176۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو ایسا پھیلا دے گا کہ یہ سب پر غالب ہوں گے اور فرمایا کہ آجکل کے موجودہ ابتلا سب دور ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 176 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا کہ ”کوئی درخت اتنی جلدی پھل نہیں لاتا جس قدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اور عجیب۔ یہ خدا کا نشان اور اعجاز ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 176۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہم تو اس ایمان پر قائم ہیں اور یقیناً ہر احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان رکھتا ہے اس بات پر قائم ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے صرف 125 سال پہلے ایک چھوٹے سے دور دراز علاقے سے اٹھی ہوئی آواز کو دنیا کے کونے کونے میں نہ صرف پھیلا دیا بلکہ مخلصین کی جماعتیں بھی قائم فرماتا چلا جا رہا ہے جو آپ سے اخلاص و وفا اور

ایمان میں بڑھ رہی ہیں تو وہ خدا اپنے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی یہ بات بھی پوری فرمائے گا کہ ابتلا دور ہو جائیں گے اور یہ سلسلہ سب پر غالب ہوگا۔ آجکل ہم اس دور میں سے گزر رہے ہیں جب یہ سلسلہ دنیا میں پھیل رہا ہے اور یہ تدریجی ترقی دنیا کو اب نظر بھی آ رہی ہے تبھی تو اس جرنلسٹ نے مجھے پوچھا تھا کہ کیا یہ جماعت اب دنیا میں سب سے زیادہ پھیلنے والی جماعت ہے۔ اور کئی اور جگہ بھی غیر یہ سوال کرتے ہیں اور اعتراف بھی کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بڑی تیزی سے ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ گو ابتلا بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہیں لیکن اگر دشمن کی نیت اور کوشش کو دیکھیں تو یہ ابتلا کچھ بھی نہیں اور پھر ہر ابتلا چاہے وہ احمدی پر احمدیت کی وجہ سے ذاتی ہو یا بعض جگہ پوری جماعت اس تکلیف میں سے یا ابتلا میں سے گزر رہی ہو تو ایسا ہر ابتلا پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور جلوے دکھاتا ہے۔

ہر احمدی جو پاکستان سے ان مغربی ممالک میں آیا ہے اگر اس کے اندر شکرگزاری کا احساس ہے تو اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ حالات کی وجہ سے اپنے ملک سے ہجرت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے کس قدر فضل فرمائے اور پھر صرف یہی نہیں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک سے جو رپورٹس آتی ہیں جن میں بیعتوں کا ذکر اور بیعت کرنے والوں کے واقعات ہوتے ہیں انہیں پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کہاں کہاں پہنچی ہوئی ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ تائیدات کے نظارے بھی کیسے کیسے دکھا رہا ہے۔ اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا، انسان کی بنائی ہوئی جماعت ہوتی تو جتنی مخالفت جماعت کے قیام سے اور ابتدا سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوئی ہے اور اب تک ہو رہی ہے اور آپ کے ماننے والوں کے ساتھ بھی ہر دن یہی سلوک دنیا میں مختلف جگہ ہو رہا ہے، اس مخالفت کی وجہ سے یہ سلسلہ اب تک ختم ہو جانا چاہئے تھا اور اس کے جھوٹ کا پول کھل جانا چاہئے تھا۔ لیکن یہ ختم ہونے کا سوال نہیں ہے، یہاں تو اللہ تعالیٰ ترقیات دکھا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا کہ

”مخالفوں نے ہر طرح مخالفت کی مگر خدا نے ترقی دی۔ یہ سچائی کی دلیل ہے کہ دنیا ٹوٹ کر زور لگا دے اور حق پھیل جاوے“ فرمایا کہ ”اب ہمارے مقابل کونسا دقیقہ مخالفت کا چھوڑا گیا مگر آخر ان کو ناکامی ہی ہوئی ہے۔ یہ خدا کا نشان ہے۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 186۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا مخالفین زور لگاتے رہے اور لگا رہے ہیں مگر آج بھی مخالفین کا باوجود ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے، بڑے بڑے علماء کی ہمارے خلاف ہر طرح کی تدبیریں کرنے کے بلکہ حکومتوں کی احمدیت کی مخالفت میں پُرزور کارروائیوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات ہی پوری ہو رہی ہے کہ مخالفین ناکام ہوئے اور یہ خدا کا نشان ہے۔

پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح نشان دکھاتا ہے، کس طرح پکڑ پکڑ کر لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں لاتا ہے تو حیرت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں ایک دفعہ ذکر ہوا کہ لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اسے خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت بتایا گیا ہے کہ آپ سچے ہیں۔ وہ ایک فقیر کا مرید تھا جو داتا گنج بخش کے مقبرے کے پاس رہا کرتا تھا۔ اس شخص نے اس فقیر سے ذکر کیا تو اس فقیر نے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصے سے ترقی ہونا ان کی سچائی کی دلیل ہے۔ پھر ایک اور مست فقیر وہاں تھا۔ درباروں میں بیٹھے ہوتے ہیں وہ بھی وہاں آ گیا۔ اس نے کہا بابا ہمیں بھی پوچھ لینے دو۔ یعنی خدا تعالیٰ سے ہمیں بھی پوچھ لینے دو کہ سچائی کیا ہے؟ دوسرے دن اس نے بتلایا کہ خدا نے کہا کہ مرزا مولیٰ ہے۔ پہلے فقیر نے اس پر کہا کہ مولانا کہا ہوگا۔ وہ تیرا اور میرا ہم جیسے سب کا مولیٰ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ آجکل خواب اور رؤیا بہت ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ اطلاع دے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس طرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں ٹڈی ہوتی ہے۔ وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو، مان لو۔

پھر ایک اور شخص کا حال بیان کیا جس نے حضور علیہ السلام کے ردّ میں کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تُو ردّ لکھتا ہے اور اصل میں مرزا صاحب سچے ہیں۔
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 188۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ خدا تعالیٰ کی رہنمائی ہے جو وہ سعید فطرت لوگوں کی کرتا ہے۔

آج جب تبلیغ کے وسائل اس وقت کی نسبت بہت زیادہ ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں تھے لیکن پھر بھی جو رہنمائی اللہ تعالیٰ لوگوں کی رؤیا اور خوابوں کے ذریعہ فرماتا ہے اس کا دلوں کو کھولنے میں بہت بڑا حصہ ہے۔ بیشک تبلیغ بھی اس پر اثر کرتی ہے جس پر اللہ تعالیٰ چاہے لیکن اللہ تعالیٰ براہ راست رہنمائی کے سامان بھی کرتا ہے اور آج بھی بیشمار لوگ ہیں جن کی اس طرح رہنمائی ہوئی اور ہو رہی ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو مانتے ہیں، آپ کی بیعت میں شامل ہوتے ہیں۔

اس وقت مَیں گزشتہ سال میں ہونے والے بعض ایسے واقعات کی مثالیں پیش کرتا ہوں۔ بہت سارے واقعات میں سے چند ایک لئے ہیں جن کی خوابوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی۔ حیرت ہوتی ہے ان لوگوں کی باتیں سن کر کہ قادیان سے ہزاروں میل دُور بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ بعض تو ایسے علاقوں میں ہیں جہاں کسی طرح کا نظامِ رسل و رسائل اور مواصلات بھی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرما رہا ہے۔

ایک چھوٹا سا آئی لینڈ ہے ماریشس کے پاس مایوٹے (Mayote)۔ وہاں مبلغ دورے پر گئے تو کہتے ہیں کہ ایک غیر احمدی دوست نے خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔ کچھ عرصے بعد انہیں ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع ملا تو ایم ٹی اے پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر فوراً کہنے لگے کہ یہی تو وہ بزرگ ہیں جنہیں مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس طرح ان کو یقین ہو گیا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ چنانچہ جب ان کو اس کے اور احمدیت کے بارے میں بتایا گیا تو وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

اسی طرح گنی کناکری افریقہ کا ایک اور دور دراز بالکل دوسری طرف ملک ہے۔ یہاں شہر میں ایک یونیورسٹی کے طالبعلم سلیمان صاحب تھے۔ لمبے عرصہ سے زیر تبلیغ تھے لیکن بیعت نہیں کر رہے تھے۔ ایک دن وہ آئے اور کہا کہ اب میں مطمئن ہوں اور بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ آپ کس طرح مطمئن ہوئے تو انہوں نے اپنی خواب بیان کی کہ میں ایک کشتی میں سوار ہوں اور ہماری کشتی کے قریب ایک دوسری کشتی ڈوب رہی ہے اور اس کے مسافر ہمیں مدد کے لئے پکار رہے ہیں۔ ہم ان کی مدد کرتے ہیں اور وہ ہماری کشتی میں سوار ہو جاتے ہیں۔ ہم جس میز کے گرد بیٹھے ہیں وہاں امام مہدی علیہ السلام بھی موجود ہیں۔ خواب میں یہ دیکھتے ہیں کہ ایک میز کے گرد بیٹھے ہیں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجود ہیں اور پینے کے لئے دودھ کا پیالہ دیتے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے وہ پیالہ لیا اور خوب پیٹ بھر کر دودھ پیا جس کا ذائقہ نہایت عمدہ تھا۔ اس کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو مَیں سمجھ گیا کہ یہ زندگی بخش جام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہونے اور آپ کی بیعت کرنے کے نتیجہ میں ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

اسی طرح ایک ملک آئیوری کوسٹ ہے۔ یہاں کے ایک رہائشی اللّسان (Alassane) صاحب ہیں۔ انہوں نے ایک خواب بیان کی کہ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا مجمع ہے۔ میرا ایک ساتھی مجھے کہتا ہے کہ اس مجمع میں امام مہدی بھی ہیں۔ تجسّس کی وجہ سے مَیں امام مہدی سے ملنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ میرا ساتھی مجھے کہتا ہے کہ امام مہدی سے ملنے سے پہلے احمدیت قبول کر لو۔ چنانچہ میں خواب میں ہی بیعت کر لیتا ہوں۔ اس کے بعد جب میں مجمع کے قریب ہوتا ہوں تو واقعی اس میں امام مہدی علیہ السلام کو دیکھتا ہوں کہ آپ تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس خواب کے بعد اللّسان تراؤرے صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

پھر ہندوستان، ساؤتھ انڈیا کا جو کیرالہ کا علاقہ ہے، اس میں ایک نومبائع دوست کو ایم ٹی اے اور خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ یہ لکھنے والے وہاں کے صدر جماعت ہیں۔ پانچ ماہ قبل جب انہوں نے رپورٹ بھیجی تو لکھتے ہیں کہ موصوف اپنے گھر میں کیبل کے ذریعہ ٹی وی دیکھا کرتے تھے۔ اچانک ان کو ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کی دلچسپی بڑھتی گئی۔ یہ دوست عبدالحمید صاحب تھے جو احمدی ہوئے۔ یہ طریقت مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور ایک پیر صاحب کی بیعت کی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں ایم ٹی اے دیکھتے ہوئے ابھی ایک دو ماہ ہی ہوئے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کر رہے ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنے پیر صاحب کو بھی زیارت کرتے ہوئے دیکھا جو فوت ہو چکے ہیں۔ اس خواب کے بعد یہ کہتے ہیں کہ جماعت کا پتا کرتے ہوئے صدر جماعت کے پاس آئے۔ بیعت کے لئے اصرار کیا۔ انہوں نے مزید مطالعہ کا کہا۔ پھر امیر ضلع کے پاس گئے۔ انہوں نے بھی مزید مطالعہ کا کہا۔ پھر یہ قادیان بھی پہنچ گئے اور وہاں جا کے بیعت کر لی۔

اسی طرح تیونس جو نارتھ افریقہ کا ملک ہے، یہاں کے ایک دوست قادر صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جماعت سے متاثر تو تھا لیکن بیعت کی طرف میرا دل نہیں جاتا تھا۔ تسلی نہیں تھی کہ بیعت کروں۔ کیوں؟ اس لئے کہ امام مہدی کو نبی کے طور پر ماننے کے لئے تیار نہیں تھا اور یہی چیز بنیادی چیز ہے۔ اگر مسلمانوں کو خاص طور پہ یہ سمجھ آ جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ایک غیر شرعی نبی کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی آپ نے جو کچھ پایا ہے وہ پایا ہے اور آپ کے طفیل آپ سے محبت اور پیار کی وجہ سے نبی آ سکتا ہے اور آپ کے طفیل اللہ تعالیٰ فضل فرما سکتا ہے اور مسیح نے جو آنا تھا وہ نبی کے مقام کے ساتھ ہی آنا تھا۔ تو بہرحال یہ ماننے کو تیار نہیں تھے۔ پھر کہتے ہیں مَیں نے فیصلہ کیا کہ اسی صورت میں بیعت کروں گا کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے بتا دے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہی امام مہدی ہیں۔ اس دوران کہتے ہیں میری گفتگو ایک احمدی دوست سے ہوئی تو اس نے مجھے ایک حدیث کا حوالہ دیا کہ جو امام مہدی کو پہچاننے کے باوجود بیعت نہیں کرے گا وہ جہالت کی موت مرے گا۔ تو کہتے ہیں کہ اس بات کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ چنانچہ میں نے رات کو استخارہ کیا اور خواب میں دیکھا کہ میں قرآن کریم پڑھ رہا ہوں اور ایک ایسے مقام پر رکا جہاں لکھا تھا۔ اِنِّیْ اَنْصُرُكَ یَا اَحْمَد۔ کہتے ہیں کہ یہ خواب دیکھ کے میں نے فوراً بیعت کر لی۔

پھر ایک اور ملک مالی ہے۔ وہاں کے مبلغ کہتے ہیں کہ یہاں کے ایک چھوٹے سے قصبے کے رہنے والے ایک معمر شخص کولی بالی صاحب ہیں۔ بڑی عمر کے شخص تھے۔ دسمبر 2014ء میں انہیں بیعت کی توفیق ملی۔ وہ کہتے ہیں کہ 1964ء میں جب وہ آئیوری کوسٹ میں تھے انہوں نے ایک روز خواب میں دیکھا کہ دو سفید رنگ کے آدمی ان کے پاس آتے ہیں جنہوں نے کہا کہ امام مہدی آ چکے ہیں ان کی بیعت کرو۔ اس خواب کے بعد وقت گزر گیا انہوں نے آرمی جوائن کر لی۔ خواب بھی بھول گئی۔ لیکن 2014ء میں ایک روز ریڈیو tune کر رہے تھے تو احمدیہ ریڈیو مل گیا۔ وہاں ہمارے ریڈیو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی چل رہے ہیں۔ جب اس کو سننا شروع کیا اور امام مہدی کی آمد کا سنا تو کہتے ہیں میری دل کی کیفیت بدل گئی اور خواب بھی یاد آ گئی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ وفات سے قبل ان کو امام مہدی کی بیعت میں آنے کی توفیق ملی جس کی اطلاع ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے پچاس سال پہلے دے دی گئی تھی۔ تو نیک فطرتوں کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اور ایک عرصہ لمبا عرصہ گزرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی۔

پھر ایک اور ملک سوازی لینڈ ہے۔ وہاں ایک احمدی نوجوان طاہر صاحب ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل بیعت کی ہے۔ اس سال رمضان میں ستائیسویں کی رات خواب میں انہوں نے دیکھا کہ چاند اپنی پوری روشنی کے ساتھ چمک رہا ہے گویا کہ ایک دن کا سماں ہے۔ خواب میں ہی آواز آئی کہ یہ وہ روشنی ہے جسے تم نے پا لیا ہے۔ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ یہ آہستہ آہستہ پورے سوازی لینڈ میں پھیل جائے گی۔ خواب میں مجھے سمجھایا گیا کہ اس روشنی سے مراد احمدیت ہے جو آہستہ آہستہ پورے ملک میں پھیل جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس خواب کے بعد اس نو احمدی کو غیر معمولی طور پر ثبات قدم عطا ہوا ہے۔

پھر مالی کا ایک اور واقعہ ہے۔ ایک جماعت ناندرے بوغو میں ایک بزرگ سعید صاحب ہیں۔ احمدیت کے بارے میں انہوں نے سنا تھا لیکن وہ احمدیت کے بارے میں اپنی تسلی کرنا چاہتے تھے۔ اس کے لئے انہوں نے چالیس راتوں کا چلّہ کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اکیسویں رات انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساتھ مجھے بھی دیکھا کہ دونوں ان کے گھر میں آتے ہیں اور انہیں اپنے ساتھ آسمان پر لے جاتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں یہ خواب دیکھ کر ان کی تسلی ہو گئی ہے اور انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ افریقن لوگ یونہی احمدیت قبول کر لیتے ہیں لیکن چونکہ ان میں حق قبول کرنے کی جستجو ہے اس لئے سنتے ہیں اور پرکھتے ہیں۔ ڈھٹائی نہیں دکھاتے اور کیونکہ فطرت نیک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی بھی فرماتا ہے۔ دین کے لئے ان کے دل میں ایک درد تھا۔ تبھی تو چالیس دن انہوں نے چلّہ کرنے کا سوچا۔

مالی کے ہی ایک اور صاحب ماما صاجُوبا (Mama Sajoba) ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں سنا لیکن انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آیا جماعت سچی ہے یا نہیں۔ اس پر انہوں نے استخارہ کیا۔ استخارے کے تیسرے دن انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک کشتی میں سفر کر رہے ہیں۔ یہ کشتی عین پانی کے درمیان میں الٹ جاتی ہے اور تمام لوگ ڈوبنے لگتے ہیں۔ اتنے میں پانی سے ایک بچہ نکلتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تم بچنا چاہتے ہو تو احمدیت قبول کر لو۔ اس پر انہوں نے خواب میں ہی احمدیت قبول کر لی جس سے وہ بچ جاتے ہیں جبکہ دیگر تمام افراد ڈوب جاتے ہیں۔ چنانچہ خواب کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر سیرالیون سے عبدل صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب تو احمدی تھے۔ (بعض دین سے دور ہٹے ہوؤں کو، بگڑے ہوؤں کو بھی اللہ تعالیٰ والدین کی دعا کی وجہ سے یا اپنی اور نیکیوں کی وجہ سے بھی رہنمائی فرماتا ہے) کہتے ہیں میرے والد صاحب احمدی تھے لیکن میں بعض وجوہات کی بنا پر جماعت سے دُور ہوتا گیا اور تبلیغی جماعت میں شامل ہو کر تبلیغ کے لئے جانے لگ گیا۔ تبلیغی جماعت والے افریقہ میں بھی پاکستان سے بھی جاتے ہیں، ہندوستان سے بھی جاتے ہیں تو کہتے ہیں بہر حال مبلغ نے اور میرے والد صاحب نے مجھے کافی سمجھایا مگر مجھے کوئی اثر نہیں ہوا۔ یہ خود لکھتے ہیں کہ کچھ عرصے کے بعد ایک دن مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی اور خوبصورت تصویر آسمان پر ہے جو مسیح الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ہے۔ اگلے ہی دن میں نے تبلیغی جماعت کو چھوڑا اور احمدیت اور حقیقی اسلام میں دوبارہ شامل ہو گیا اور الحمدللہ کہ سارے پروگراموں میں شریک ہوتا ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ یہ بتانے کے لئے کہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں۔ مسیح اور مہدی ہیں۔ بلکہ آپ کے بعد جاری نظام خلافت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو جاری رکھنے والا ہے خلفاء کو بھی خواب میں دکھا کر رہنمائی فرما دیتا ہے۔

چنانچہ نائیجیریا سے ایک معلم لکھتے ہیں کہ محمد نامی ایک شخص نے اپنا خواب بیان کیا کہ وہ بحری جہاز پر سوار تھا۔ جب بحری جہاز سمندر کے وسط میں پہنچا تو اچانک طوفان آ گیا اور جہاز ڈوبنے لگ گیا اور زندگی کے آثار ختم ہونے لگے۔ اس وقت اچانک ایک انسان نے ہاتھ پھیلائے اور مجھے کنارے پر لے آیا۔ مجھے نہیں علم تھا کہ یہ خدا کا بندہ کون ہے۔ کچھ عرصے بعد اس محمد نامی شخص کا رابطہ ہمارے ایک داعی الی اللہ اور معلم سے ہوا۔ داعی الی اللہ نے اس شخص کو ایم ٹی اے دکھایا تو ایم ٹی اے پر جب اس نے میری شکل دیکھی تو یکدم کہنے لگا کہ یہی وہ خدا کا بندہ تھا جس نے مجھے بچایا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے سارے خاندان کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

اسی طرح سوڈان سے (سوڈان کے لوگ مذہب کے معاملے میں بڑے کٹّر ہیں) وہاں کے احمد صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں ڈاکٹر امیر صاحب ہیں انہوں نے فون کر کے انہیں بتایا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں اور پھر اگلے روز جمعہ تھا وہ جمعہ پر آ گئے اور جمعہ ہمارے ساتھ ادا کیا۔ بیعت کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ ان کی اہلیہ نے اپنے میاں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ خواب میں دیکھا کہ حضور ان سے پوچھتے ہیں کہ ابھی تک آپ نے بیعت کیوں نہیں کی۔ اس پر انہوں نے ہاتھ بلند کئے اور کہا کہ میں بیعت کے لئے تیار ہوں۔ اسی طرح ان کی بیٹی نے بتایا کہ انہوں نے مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ دیکھا۔ کہتے ہیں اس سے امیر صاحب کو یقین ہو گیا کہ جماعت سچی ہے کیونکہ بیوی نے ایک خلیفہ کو دیکھا اور بیٹی نے دوسرے خلیفہ کو دیکھا تو یہ یقین ہو گیا کہ جماعت سچی ہے اور خلافت کا نظام سچا ہے۔ موصوف کا تعلق صوفی خاندان سے ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہاں کے ایک بزرگ مجذوب ابراہیم صاحب ہیں جن کی رؤیا و کشوف پورے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے ان مجذوب کو فون کر کے جماعت کے بارے میں پوچھا کہ امام مہدی ظاہر ہو گئے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں وہ ظاہر ہو کر فوت بھی ہو گئے ہیں۔ آپ کو اس کی اطلاع نہیں ہوئی۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ اس وقت امام مہدی کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ کیا مجھے ان کی بیعت کرنی چاہئے تو مجذوب صاحب نے کہا کہ بیعت کر لیں۔ اس کے بعد جس طرح وہ واقعہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ہوا جو داتا گنج بخش کے پاس فقیر بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجذوب ہیں اور وہ رہنمائی لے کے ایک شخص کو بتا رہے ہیں اسی طرح ان کو بھی 120 سال کے بعد رہنمائی اس ایک اور مجذوب سے ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں اس کے بعد انہوں نے فون اپنی اہلیہ کو دیا اور انہوں نے مجذوب سے پوچھا کہ بیعت بہتر ہے یا راہ طریقت سے چمٹے رہنا۔ مجذوب نے کہا کہ جب انسان بیعت کر لیتا ہے تو خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

اسی طرح بینن کا ایک واقعہ ہے۔ وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ کوتونو شہر میں ایک سال قبل بیلو (Bello) نامی ایک نائیجیرین دوست کاروبار کے سلسلہ میں آئے۔ نماز پڑھنے کے لئے گھر سے نکلے تو محلے میں دو مساجد دیکھ کر اس سوچ میں پڑ گئے کہ کس مسجد میں جاؤں۔ چنانچہ یہاں اب اللہ تعالیٰ خواب کے ذریعہ سے مسجد دکھا کر ایک اور رہنمائی فرما رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں کی مسجد میں گئے اور دوسرے جمعہ پر پھر وہ احمدیوں کی مسجد میں آ گئے۔ کہتے ہیں پھر میں نے دونوں مسجدوں کے متعلق معلومات اکٹھی کرنی شروع کیں تو لوگوں نے احمدیوں کے متعلق برا بھلا کہا۔ لوگوں کی باتوں سے مَیں سوچ میں پڑ گیا کہ صفائی اور سلیقے کے لحاظ سے تو احمدیوں کی مسجد منظم ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ احمدی اسلام کے خلاف ہیں۔ ان کا نبی اور ہے۔ لیکن مجھے سکون ان کی مسجد سے ہی ملا ہے۔ چنانچہ میں دعا میں لگ گیا کہ اے خدا! تو ہی میری مدد اور رہنمائی کر۔ میں یہاں اس علاقے میں نیا ہوں۔ احمدیوں کی مسجد میں جاتا ہوں تو سکون ملتا ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ احمدی برے ہیں، کافر ہیں۔ دوسری مسجد میں دل نہیں لگتا۔ اس صورتحال میں گھر میں ہی نماز پڑھتا رہا۔ نہ اِدھر جانا شروع کیا نہ اُدھر گیا۔ دونوں طرف ہی جانا چھوڑ دیا تو کہتے ہیں تین چار دن بعد مجھے خواب میں میرے گھر کے دو صابن دکھائے گئے۔ دو صابن پڑے تھے ایک نیلے رنگ کا صابن جو کہ جرمن صابن تھا جبکہ دوسرا لوکل صابن تھا۔ کہتے ہیں مجھے نیم بیداری میں تعبیر سمجھائی گئی کہ نیلے رنگ سے مراد نیلے رنگ کی صفیں ہیں۔ بیدار ہو کر میں نے سوچا کہ جمعہ والے دن احمدیوں کی مسجد میں تو سرخ رنگ کا قالین تھا اور سبز صفیں تھیں۔ لیکن خواب دیکھنے کے بعد دوبارہ میں نے دونوں مساجد کا جائزہ لیا تو احمدیہ مسجد میں مجھے نیلے رنگ کی صفیں ملیں۔ پھر میں نے احمدیہ مسجد میں ہی نمازیں پڑھنی شروع کر دیں اور مزید دعاؤں میں لگا رہا۔ کہتے ہیں ایک دن خواب میں دیکھا کہ امام نے مجھے ایک کتاب دی ہے اور اس میں بہت ہی خوبصورت ایک تصویر ہے۔ چنانچہ اگلے جمعہ نماز کے بعد احمدیہ مسجد کے امام سے ملا اور کہا کہ میں اسلام احمدیت کے بارے میں پڑھنا چاہتا ہوں۔ میری اتنی سی بات سن کر کہتے ہیں کہ میں آپ کو ایک دو دن میں کتاب بھجوا دیتا ہوں۔ چنانچہ مجھے جو کتاب بھجوائی گئی بجائے اس کے کہ کوئی مسائل کی کتاب ہوتی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بارے میں کوئی کتاب ہوتی، کوئی حدیثوں سے حوالے دیئے جاتے، انہوں نے جو کتاب بھجوائی وہ World Crisis and the Pathway to Peace تھی۔ کہتے ہیں اسے مَیں نے کھولا تو پہلے صفحے پر وہی تصویر تھی جو مَیں نے خواب میں دیکھی تھی۔ کہتے ہیں اس سے میرا ایمان اور بڑھ گیا۔ پھر مجھے ایک مرتبہ قرآن کریم دکھایا گیا۔ جو قرآن میرے پاس گھر میں تھا وہ نہ تھا بلکہ ایک اور قرآن تھا۔ چند دن کے بعد وہ فرنچ ترجمہ قرآن میں نے مسجد میں دیکھا جو خواب میں دکھایا گیا تھا۔ (جماعت کا چھپا ہوا فرنچ ترجمہ وہ مسجد میں دیکھا۔) اس طرح اللہ تعالیٰ میری رہنمائی کرتا گیا گویا کہ وہ خود میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے چلا رہا ہے۔ پھر موصوف کہتے ہیں کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے مجھے نیم خوابی کی حالت میں بتایا کہ دس احکام ہیں انہیں پڑھو اور پھر خواب میں ہی مجھے وہ دس احکام پڑھ کر سنائے گئے۔ مجھے ان کے الفاظ تو یاد نہ تھے مگر ہر ایک مضمون میرے دل میں راسخ ہوتا جا رہا تھا گڑتا جا رہا تھا۔ کہتے ہیں عین تین چار دن کے بعد میں مسجد کے مربی صاحب سے باتیں کرنے لگا اور ابھی طرف اس طرف نہیں آیا تھا کہ کیسے بیعت کرنی ہے کہ مربی صاحب نے ایک ورق دیا کہ اسلام پر عمل کرنے کے لئے یہ دس شرائط ہیں ان کو پڑھو اور سمجھو۔ (یعنی جماعت احمدیہ کی اگر حقیقت معلوم کرنی ہے تو) جب میں نے دس شرائط بیعت پڑھیں تو بہت رویا کہ میرے خدا نے کس طرح مجھے ہدایت دی ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کہتے ہیں اب بیعت کے بعد تو ہر روز مجھے ایک نیا لطف آ رہا ہے اور مزہ آ رہا ہے۔

پھر مصر کے ایک صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں مَیں نے 2004ء میں خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایک جگہ آرام کر رہے ہیں۔ میں ان کے ساتھ بیٹھا ہوں اور وہ مجھے دیکھ کر فرماتے ہیں کہ تمہیں اس معاملے میں تحقیق کرنی چاہئے۔ مجھے اس وقت سمجھ نہیں آئی اور کہتے ہیں مَیں نے اس سے پہلے کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو دیکھا بھی نہیں تھا۔ خواب کے چار سال بعد میں نے ایم ٹی اے دیکھا اور تحقیق کرنے لگا اور اس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی۔ کہتے ہیں نومبر 2014ء میں مَیں نے بیعت کرنے سے پہلے خواب دیکھا کہ میں ایک مسجد میں داخل ہوا ہوں جو نمازیوں سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلوہ نشین ہیں اور میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ مَیں حضور کے قریب ہوتا ہوں اور ان کی جگہ پھر حضرت خلیفہ اول ہوتے ہیں۔ ایک آواز کہتی ہے کہ یہ ابوبکر صدیق ہیں۔ میں اور قریب ہوتا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی جگہ خلیفۃ المسیح الخامس ہوتے ہیں۔ آپ مجھے دیکھتے ہی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں اور میں بھی دعا میں شامل ہو جاتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس خواب کی تعبیر یوں کی کہ دعاؤں کی قبولیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی اتباع کی برکت سے ہوتی ہے۔

پس یہ حق کو سمجھنے والے خوش قسمت لوگ ہیں۔ ان کے دل کی کیفیت دیکھ کر خدا تعالیٰ ان کی رہنمائی فرماتا رہا یا فرماتا ہے اور جیسا کہ بعض لوگوں کی خوابوں سے ظاہر ہے ایسے بھی لوگ ہیں کہ ان کی ایسی واضح رہنمائی فرماتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور وہ جو اپنے آپ کو دین کا عالم سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اس رہنمائی سے محروم رہ جاتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نومبائعین کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ علیہ السلام نے ان نومبائعین سے اظہار محبت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ جو بڑے بڑے مولوی تھے ان کے لئے خدا تعالیٰ نے دروازے بند کر دیئے اور آپ کے لئے کھول دیئے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 191۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

خدا تعالیٰ کا یہ آپ لوگوں پر بھی بڑا احسان ہے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور جو جماعت احمدیہ کے ممبران ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس جیسا کہ مَیں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھنا چاہئے اور اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ ہوسکتا ہے آپ میں سے بھی بعض ایسے ہوں جن کے آباؤ اجداد، ان کے بزرگ دادا پڑدادا اس مجلس میں شامل ہوں یا اس مجلس کے شاملین میں سے ہوں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ ادا فرمائے تھے اور پھر آپ لوگوں کو ان بزرگوں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھا اور اپنی نسلوں میں احمدیت کو جاری رکھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت میں شامل ہونے والوں کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ’’ہماری جماعت کو ہی دیکھ لو۔ یہ سب کی سب ہمارے مخالفوں سے ہی نکل کر بنی ہے اور ہر روز جو بیعت کرتے ہیں یہ انہی میں سے آتے ہیں۔ ان میں صلاحیت اور سعادت نہ ہوتی تو یہ کس طرح نکل کر آتے‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ ’’بہت سے خطوط اس قسم کی بیعت کرنے والوں کے آتے ہیں کہ پہلے میں گالیاں دیا کرتا تھا مگر اب میں توبہ کرتا ہوں مجھے معاف کیا جاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 126-125۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آج بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے یہی مخالفت کے رویّے تھے لیکن اب وہ اخلاص میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ بیعت کی اور بیعت کے بعد اخلاص و وفا میں بڑھے۔

چنانچہ مالی کے ایک مبلغ صاحب نے لکھا کہ ہمارے ایک ممبر جماعت سلیمان صاحب ہیں۔ بیعت کے بعد ان کی اہلیہ ان کے بھائی دیام تپیلے (Diam Tapily) کے پاس چلی گئیں اور عرض کیا کہ تمہارا بھائی اب مسلمان نہیں رہا۔ یہ مسلمان خاندان تھا۔ بیوی اپنے خاوند کے بھائی کے پاس گئی اور خاوند کے بھائی کو کہا کہ تمہارا بھائی احمدی ہو گیا

ہے۔ اب مسلمان نہیں رہا۔ وہ احمدی ہو گیا ہے تم جا کر اس کو سمجھاؤ۔ اس پر ان کے بھائی کو بہت غصہ آیا۔ وہ سلیمان صاحب کے پاس آئے اور احمدیت چھوڑنے کو کہا اور کہا کہ اگر وہ احمدیت نہیں چھوڑیں گے تو پھر اس کا بھائی اور ان کا کوئی تعلق نہیں ہو گا حتی کہ تمہارا جنازہ بھی مَیں نہیں پڑھوں گا، احمدی ہی پڑھیں گے۔ لیکن سلیمان صاحب نے بھائی کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ثابت قدم رہے۔ ان کے مخالف بھائی نے بھی کچھ عرصہ بعد ریڈیو احمدیہ اس غرض سے سننا شروع کیا کہ احمدیت سے اپنے بھائی کو بچائیں گے۔ سنیں گے اور اس پر اعتراض کریں گے اور بچائیں گے۔ مگر کچھ عرصے بعد خود ان کے مخالف بھائی کے دل کی حالت بدل گئی اور بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

اسی طرح ہندوستان سے ہمارے مربی اجمل صاحب لکھتے ہیں کہ اس سال 17 رجون کو (جب انہوں نے یہ تحریر لکھی) صوبہ بنگال کے ضلع مرشد آباد کے ایک گاؤں میں ایک تبلیغی میٹنگ رکھی گئی۔ اس میٹنگ میں گاؤں کی غیر احمدی مسجد کی کمیٹی کے نگران اور مسجد کے مؤذن اور بعض دیگر پڑھے لکھے غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ میٹنگ کے بعد مسجد کی کمیٹی کے نگران کہنے لگے کہ میرا بھتیجا احمدی ہے اور میں ہمیشہ احمدیوں سے نفرت کرتا تھا اور سمجھتا تھا کہ احمدی بے دین لوگ ہیں لیکن اب میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں اور باقی سب اسلام سے کوسوں دور ہیں۔ بعد میں پھر اس گاؤں میں بارہ بیعتیں بھی ہوئیں۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں جو وہ کر رہا ہے اور جماعت یہ نشانات دیکھ رہی ہے اور یقیناً یہ واقعات ہمارے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”یہ خدا ہی کے سلسلے میں برکت ہے کہ وہ دشمنوں کے درمیان پرورش پاتا اور بڑھتا ہے“۔ فرمایا کہ ”انہوں نے بڑے بڑے منصوبے کئے۔ خون تک کے مقدمے بنوائے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو باتیں ہوتی ہیں وہ ضائع نہیں ہوسکتیں۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ اگر انسانی ہاتھوں یا انسانی منصوبوں کا نتیجہ ہوتا تو انسانی تدابیر اور انسانی مقابلے اب تک اس کو نیست و نابود کر چکے ہوتے۔ انسانی منصوبوں کے سامنے اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ پس جس قدر تم اپنی قوتِ یقین کو بڑھاؤ گے اسی قدر دل روشن ہو گا“۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 257۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) جس قدر تم یعنی احمدی اپنی قوت یقین کو بڑھاؤ گے اسی قدر تمہارے دل روشن ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ یقیناً خدائی الفاظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات لئے ہوئے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ دشمن کے درمیان یہ سلسلہ پرورش پا رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں فرمایا کہ دلوں کو روشن کرنے کے لئے قوت یقین کو بڑھانے کی ضرورت ہے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہماری قوت یقین بڑھ رہی ہے؟ کیا ہمارے دل روشن ہو رہے ہیں؟ کیا ہماری دین کی طرف رغبت ہے؟ کیا ہم اسلامی احکامات پر عمل کر رہے ہیں؟ ہم اپنی روحانی اور عملی حالتوں کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں؟

بہت سے واقعات لوگ جو نئے احمدی ہو رہے ہیں لکھتے ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد ہماری روحانی حالت کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ ہماری نمازوں کی کیا کیفیت ہو گئی ہے۔ ہماری عملی حالتوں میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ بعض عورتیں اپنے خاوندوں کے بارے میں لکھتی ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد ان کے رویّے یکسر بدل گئے ہیں۔ پہلے جہاں گھروں میں فساد فتنہ، لڑائیاں جھگڑے ہوتے تھے، گھروں میں سکون اور امن پیدا ہو گیا ہے۔ دیکھیں کس طرح اور کس فکر کے ساتھ نئے شامل ہونے والے اپنے دین اور دینی حالت کے بارے میں سوچتے ہیں، فکرمند ہیں، تبدیلیاں پیدا کر رہے ہیں۔ یہی حالت ہم سب میں، ہر ایک میں پیدا ہونی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ ہمیں اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی نا اُمید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر خدا ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔ نماز کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے البتہ اپنی حاجتوں اور مطالب کو مسنون اذکار کے بعد اپنی زبان میں بیشک ادا کرو اور خدا تعالیٰ سے مانگو“۔ (اپنی جو دعائیں ہیں، جو ضروریات ہیں وہ اپنی زبان میں مانگو۔ سجدوں میں مانگو) ”اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس سے نماز ہرگز ضائع نہیں ہوتی“۔ فرمایا کہ ”آجکل لوگوں نے نماز کو خراب کر رکھا ہے۔ نمازیں کیا پڑھتے ہیں، ٹکریں مارتے ہیں۔ نماز تو بہت جلد جلد مرغ کی طرح ٹھونگیں مار کر پڑھ لیتے ہیں اور پیچھے دعا کے لیے بیٹھے رہتے ہیں“۔ (غیر احمدیوں میں یہی حال ہے لیکن ہمارے ہاں بعد میں دعا بھی نہیں ہوتی اور نمازیں بھی بعض لوگ میں نے دیکھا ہے بڑی تیزی سے پڑھ رہے ہوتے ہیں) فرمایا کہ ”نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔ نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں جاوے اور اس کو اپنا عرض حال کرنے کا موقع بھی ہو لیکن وہ اس وقت تو کچھ نہ کہے (جب بادشاہ کے دربار میں گئے وہاں تو کچھ نہ کہا) لیکن جب دربار سے باہر جاوے تو اپنی درخواست پیش کرے اسے کیا فائدہ۔ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو نماز میں خشوع خضوع کے ساتھ دعائیں نہیں مانگتے۔ تم کو جو دعائیں کرنی ہوں نماز میں کر لیا کرو اور پورے آدابِ الدّعا کو ملحوظ رکھو“۔

فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دعا سکھائی ہے اور اس کے ساتھ ہی دعا کے آداب بھی بتا دیئے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دعا نماز ہی میں ہوتی ہے۔ چنانچہ اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے یوں سکھایا ہے۔ (أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ فرمایا کہ ”یعنی دعا سے پہلے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جاوے“ (اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں) ”جس سے اللہ تعالیٰ کے لیے روح میں ایک جوش اور محبت پیدا ہو۔ اس لیے فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ سب کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا۔ اَلرَّحْمٰنِ۔ جو بلا عمل اور بن مانگے دینے والا ہے۔ الرَّحِيْمِ۔ پھر عمل پر بھی بدلہ دیتا ہے۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دیتا ہے“۔ فرمایا مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ ہر بدلہ اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ نیکی بدی سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے“۔ فرمایا ”پورا اور کامل موحّد تب ہی ہوتا ہے (انسان خدا تعالیٰ کی خدائے واحد کی پرستش کرنے والا تبھی ہوتا ہے) جب اللہ تعالیٰ کو مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ تسلیم کرتا ہے۔ دیکھو! حُکّام کے سامنے جا کر ان کو سب کچھ تسلیم کر لینا یہ گناہ ہے (تم دنیاوی حُکّام کے سامنے جاتے ہو، افسروں کے سامنے جاتے ہو تو ان کو سب کچھ سمجھ لینا یہ گناہ ہے) اور اس سے شرک لازم آتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حاکم بنایا ہے۔ (لیکن اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حاکم بنایا ہے ان سے کس طرح پیش آنا چاہئے) ان کی اطاعت ضروری ہے (جہاں تک حاکم کا سوال ہے ان کی اطاعت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حاکم بنایا ہے) مگر ان کو خدا ہرگز نہ بناؤ“۔ (یہ نہ سمجھو کہ صرف وہی تمہارے کام کریں گے۔ بعض اپنے افسروں کے سامنے بھی اس طرح مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں خوشامد کر رہے ہوتے ہیں کہ جس طرح نعوذ باللہ وہ خدا ہوں) فرمایا کہ ”انسان کا حق انسان کو اور خدا تعالیٰ کا حق خدا تعالیٰ کو دو۔ پھر یہ کہو۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ہم کو سیدھی راہ دکھا۔ یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیے اور وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کا گروہ ہے۔ اس دعا میں ان تمام گروہوں کے فضل اور انعام کو مانگا گیا ہے“۔ پھر فرمایا کہ ”ان لوگوں کی راہ سے بچا جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے۔ غرض یہ مختصر طور پر سورۃ فاتحہ کا ترجمہ ہے۔ اسی طرح پر سمجھ سمجھ کر ساری نماز کا ترجمہ پڑھ لو اور پھر اسی مطلب کو سمجھ کر نماز پڑھو“۔ (یہ نماز پڑھنے کے آداب ہیں جنہیں سمجھنا چاہئے لیکن بعض لوگ جو تیزی میں پڑھتے ہیں وہ کیا سمجھتے ہوں گے) فرمایا کہ ”طرح طرح کے حرف رٹ لینے سے کچھ فائدہ نہیں۔ یہ یقیناً سمجھو کہ آدمی میں سچی توحید آ ہی نہیں سکتی جبتک وہ نماز کو طوطے کی طرح پڑھتا ہے۔ روح پر وہ اثر نہیں پڑتا اور ٹھوکر نہیں لگتی جو اس کو کمال کے درجہ تک پہنچاتی ہے“۔ فرمایا کہ ”عقیدہ بھی یہی رکھو کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ثانی اور نِدّ نہیں ہے اور اپنے عمل سے بھی یہی ثابت کر کے دکھاؤ“۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 257 تا 259۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (عقیدہ بھی یہ ہو۔ عمل بھی یہ ہو۔ قول و فعل ایک ہوں تب ہی انسان ایک صحیح مومن بن سکتا ہے۔)

پس ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا اس تعلیم کے مطابق ہمارے عمل اور سوچیں ہیں۔ اگر نہیں تو فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ کہیں بعد میں آنے والی قومیں ترقی کر کے ہم سے بہت آگے نہ نکل جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کو پا کر اتنی دُور نہ چلی جائیں کہ ہمیں جب احساس ہو کہ ہم پیچھے رہ گئے ہیں، ہماری نسلیں پیچھے رہ رہی ہیں تو پھر دہائیاں ان فاصلوں کو پورا کرنے میں لگ جائیں۔ نسلوں کو اگلی نسلوں کو سنوارنے میں وقت لگ جائے۔ یہ دیکھیں کہ کہیں اس دنیا میں ڈوب کر ہماری نسلیں بہت پیچھے نہ چلی جائیں۔ ان ملکوں میں آ کر صرف دنیا داری کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں وہ بہرحال ادا کرنے فرض ہیں۔ نمازیں جو ہیں بہرحال ادا کرنی ضروری ہیں اور سمجھ کر ادا کرنی ضروری ہیں۔ پس یہ نہ ہو کہ ہماری نسلیں بہت پیچھے چلی جائیں اور نئے آنے والے ان انعامات کے وارث بن کر جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اپنے مقام کو ہم سے بہت بلند کر لیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر بہت غور کرنے کی ضرورت ہے، اس پر بہت کوشش کریں اور اس کو سمجھیں اور یہ سمجھنا اور اس پر کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور ان الفاظ پر بھی غور کریں کہ اپنی قوت یقین کو بڑھائیں اور دلوں کو روشن کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے پھر ان انعاموں کو حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ نہ ہو کہ پیچھے رہنے سے ان انعاموں سے محروم ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو تعلق قائم ہوا ہے یہ کوشش کریں وہ کبھی نہ ٹوٹے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے مقصد کو سمجھنے والے ہوں اور جماعت کا ایک فعّال اور مضبوط حصہ بنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے ہمیشہ وارث بنتے چلے جائیں۔

......☆......☆......☆......

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

طالبِ دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو اُسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھنی چاہئے۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب صلۃ الرحمۃ)

طالبِ دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ (یورپ) اکتوبر 2015ء

- مسلمان ممالک کی لیڈر شپ کمزور ہے اور اپنے ملک کے لوگوں کے ساتھ مخلص نہیں ہے۔ لوگوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے جس کی وجہ سے لوگوں کی طرف سے اپنی حکومت کے خلاف ایک ردّعمل ہے۔
- بڑی طاقتوں کے بلاکس بن رہے ہیں۔ چائنا نے کہا ہے کہ اگر کوئی کرائسز ہوئے تو وہ رشیا کی مدد کرے گا۔ ان حالات میں عالمی جنگ کا خطرہ ہے۔
- آج یہ دہشت گرد گروپس جو لڑائی لڑ رہے ہیں اس کا نہ اسلام کے جہاد سے کوئی تعلق ہے اور نہ اسلام کی تعلیم سے کوئی تعلق ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے سراسر اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔
- ہم اسلام کے وہ سپاہی ہیں جو امن کے قیام کی خاطر لڑتے ہیں اگر سپاہی کو میدان جنگ میں مرنے کا خطرہ رہے تو وہ لڑ نہیں سکتا۔ پس ہم نے بھی اگر لڑنا ہے تو موت کے خوف کے بغیر لیکن تلوار کے ساتھ نہیں، کسی اسلحہ کے ساتھ نہیں بلکہ اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو لے کر۔

(ایک ریجنل اخبار DE STENTOR کا حضور انور سے انٹرویو)

- احمدیوں کی ہر مسجد چاہے وہ دنیا میں کہیں بھی تعمیر ہو امن اور تحفظ کی جگہ اور انسانیت کے لئے جائے پناہ ہے۔
- ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے امن وامان کا منبع ہے اور سب کا محافظ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے بھی یہی چاہتا ہے کہ وہ اس کی صفات کو اپنائیں۔ چنانچہ ایک سچے مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ سب کے ساتھ پیار اور محبت کا اظہار کرے اور معاشرے کے امن کا محافظ ہو۔ پس یہ واضح ہو کہ یہ مسجد جس کا سنگ بنیاد آج رکھا جا رہا ہے وہ سب کے لئے جائے پناہ اور امن اور تحفظ کا ایک عظیم الشان نشان ہوگی۔
- جب یہ مسجد مکمل ہو جائے گی تو ہمارے ہمسائے اور دیگر افراد براہ راست اسلام کی حقیقی تعلیم کے نمونے دیکھیں گے اور وہ امن، برداشت، باہمی احترام اور محبت کے علاوہ نہ کوئی بات دیکھیں گے اور نہ ہی کوئی بات سنیں گے
- مساجد اللہ کے گھر ہیں، لہٰذا یہ تمام امن پسند افراد کے لئے کھلی ہیں۔ ہماری مساجد کے کوئی خفیہ عزائم نہیں ہیں اور نہ یہ کسی خفیہ مقاصد کے لئے قائم کی جاتی ہیں۔ بلکہ اس اور اس جیسی تمام مساجد کے دروازے ہمیشہ کھلے ہوں گے۔ جو بھی مسجد آنا چاہے گا اسے بڑی خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا جائے گا

(مسجد بیت العافیت کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر سیدنا حضور انور کا بصیرت افروز خطاب)

- میں نے اس سے پہلے اپنی زندگی میں ایسی شخصیت نہیں دیکھی جس کی باتوں کا اثر دل پر ہوتا ہے۔ حضور انور کا پیغام المیرے میں ایک پر امن فضا قائم کرنے کیلئے ایک نہایت ہی اثر انگیز پیغام ہے اور ہم سب کو مل کر اسکو عملی طور پر نافذ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (المیرے شہر کے میئر Mr. F. Huis)
- مجھے ایسا لگتا ہے کہ آئندہ آنے والا وقت آپ کے خلیفہ اور جماعت احمدیہ کا ہے۔ (لوکل کونسل کے ایک ممبر Rob Van Dijk صاحب)
- یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے خلیفۃ المسیح کو اتنے قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ حضور کی تقریر تمام مکاتب فکر کے لوگوں کیلئے مشعل راہ ہے۔

(یہودی کمیونٹی کے سربراہ Mr. Harry Knot)

- میں آپ کے خلیفہ کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کے خلیفہ موجودہ دور میں انسانیت کے علمبردار ہیں۔

(لوکل کونسل کے ایک ممبر Asjan Van Dijk صاحب)

- خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر لگتا ہے کہ مستقبل میں آپ کی جماعت ہی اس دنیا میں امن کی ضامن ہے۔

(ایک سیاسی جماعت لبرل کے ایک لیڈر Dhr. Mark Wigger صاحب)

- خلیفہ کو دیکھ کر اور ان کی تقریر سن کر لگتا ہے کہ اس وقت اس پر آشوب زمانہ میں صرف واحد یہی وجود ہے جو خدا کی طرف بلانے والا ہے۔

(ایک ترک مسلمان خاتون MW Laila صاحبہ)

(مسجد بیت العافیت کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر سیدنا حضور انور کا بصیرت افروز خطاب سننے کے بعد مہمانوں کے تاثرات)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 7 اور 8 اکتوبر 2015 کی مصروفیات

7 اکتوبر 2015 بروز بدھ

صبح چھ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ایک ریجنل اخبار کا حضور انور سے انٹرویو

بارہ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کے دوران پروگرام کے مطابق یہاں کے ایک ریجنل اخبار "DE STENTOR" کے ایک سینئر جرنلسٹ JELLE BOONSTRA حضور انور کا انٹرویو لینے آئے۔ ان جرنلسٹ کے مضامین اور آرٹیکلز ملک کے نیشنل اخبارات میں بھی شائع ہوتے ہیں۔ اخبار "DE STENTOR" کی اشاعت ایک لاکھ کے قریب ہے۔ بارہ بجکر 40 منٹ پر یہ انٹرویو شروع ہوا۔

☆ جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ نے یہاں پورا ہفتہ دیا ہے جب کہ یہ چھوٹا سا ملک ہے آپ کا پروگرام کیا ہے اور کیا وجہ ہے کہ آپ نے یہاں اتنا زیادہ وقت دیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں یہاں سال میں ایک یا دو مرتبہ آتا ہوں۔ اب یہاں دو سال کے بعد آیا ہوں۔ اب سوال یہ ہونا چاہئے کہ میں اتنی دیر سے یہاں کیوں آیا ہوں۔ اس پر جرنلسٹ نے کہا ہاں یہ بہتر سوال ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا: میرے کاموں کے دوسرے شیڈیول بھی ہوتے ہیں۔ مصروفیات رہی ہیں جن کے باعث گزشتہ دو سالوں میں نہیں آسکا۔ اب یہاں کمیونٹی نے پارلیمنٹ میں ایک تقریب آرگنائز کی ہے۔ نیز المیرے (ALMERE) شہر میں مسجد کے سنگ بنیاد کا پروگرام ہے۔ ان دونوں پروگراموں کی وجہ سے آیا ہوں۔ اس کے علاوہ میں اس جگہ کو پسند کرتا ہوں۔ خوبصورت علاقہ ہے اور اچھا ماحول ہے میں یہاں کچھ آرام بھی کرتا ہوں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جو احمدی لوگ آپ سے ملتے ہیں وہ آپ سے کوئی رہنمائی لینے آتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہاں بعض لوگ مجھ سے رہنمائی بھی لیتے ہیں۔ یہاں ہماری کمیونٹی ابھی چھوٹی ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کی پرسیکیوشن کی وجہ سے یہاں نئے لوگ

اسائیلم سیکرز آئے ہیں۔ یہ لوگ UN رِفیوجی پروگرام کی وجہ سے آرہے ہیں۔ ان کو آج میں پہلی دفعہ مل رہا ہوں اور ان سے بات کررہا ہوں۔ ایک محبت اور پیار کا تعلق ہے اور جذبات کا تبادلہ ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مسلمان دنیا میں آجکل کے سیاسی حالات خراب ہیں۔ آپ نے کہا ہے کہ ہم عالمی جنگ کے قریب ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں پہلی دفعہ نہیں بتا رہا۔ کچھ سالوں سے میں حالات کا جائزہ لے کر بات کررہا ہوں۔ بہت ساری وجوہات ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں فساد برپا ہے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ ان مسلمان ممالک کی لیڈرشپ کمزور ہے اور اپنے ملک کے لوگوں کے ساتھ مخلص نہیں ہے۔ لوگوں کے حقوق ادا نہیں ہورہے جس کی وجہ سے لوگوں کی طرف سے اپنی حکومت کے خلاف ایک ردعمل ہے۔

پھر دوسری وجہ یہ ہے کہ ان ممالک میں امن قائم کرنے کے حوالہ سے ویسٹرن پاور نے مداخلت کی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے مسلمان دنیا زیادہ انگیخت ہوئی ہے اور اپنی لیڈرشپ کے خلاف ہوئی ہے۔

صدام REGIME کے بعد حالات نارمل نہیں ہوئے بلکہ زیادہ خراب سے خراب تر ہوتے چلے گئے۔ اس صورتحال سے مسلمان دنیا زیادہ فرسٹریٹڈ (مایوسی کا شکار) ہوئی ہے کہ شاید مغربی دنیا ہم پر غلبہ پانے کی کوشش کررہی ہے۔

پھر اس علاقے میں اب سیریا کی صورتحال ہے۔ سیریا کے حالات مزید خراب ہوئے ہیں۔ بہت سی چیزیں ہیں جو حالات کی خرابی کا باعث بن رہی ہیں۔ 2008 میں جو اکنامک کرائسز ہوا اس کے اثرات بھی پڑے ہیں اور اس کی وجہ سے حالات مزید بگڑے ہیں۔ اب کئی ممالک میں جنگ کے حالات ہیں۔ عراق، سیریا، یمن میں جنگ کے حالات ہیں۔ جورڈن بھی محفوظ نہیں ہے۔ اب رشیا اور مغربی طاقتیں مختلف گروپس اور پارٹنرز کی مدد کر رہی ہیں۔ رشیا، سیرین حکومت کی مدد کرنے کے لئے کھل کر آیا ہے اور سیرین حکومت کے مخالف ان تمام گروپس جن میں IS اور رائبلز شامل ہیں، کے خلاف کارروائی کرنے کیلئے آیا ہے۔ رشیا نے ان حکومت مخالفین کے ٹھکانوں پر حملہ بھی کیا ہے۔ دوسری طرف امریکہ اس طرح رشیا کی مداخلت کو پسند نہیں کرتا اور امریکہ حکومت سیریا کے مخالف گروپس کی مدد کرتا ہے۔

اب رشیا نے ترکی کے بارڈر کے قریب ائیر اٹیک کیا ہے جس پر NATO نے رشیا کو سخت الفاظ میں وارننگ دی ہے۔ دوسری طرف بڑی طاقتوں کے بلاکس بن رہے ہیں۔ چائنا نے کہا ہے کہ اگر کوئی کرائسز ہوئے تو وہ رشیا کی مدد کرے گا۔ ان حالات میں عالمی جنگ کا خطرہ ہے۔

☆ جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ اب حالات کس طرح بہتر ہوسکتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا عقل اور حکمت سے کام لو۔ فرمایا میں مسلسل وارننگ دے رہا ہوں۔ اب بعض جو چھوٹی حکومتیں ہیں ان کے پاس بھی نیوکلیئر پاور آگئی ہے۔ امریکہ، برطانیہ اور رشیا جانتے ہیں کہ سرخ بٹن نہیں دبانا اور نیوکلیئر ہتھیار استعمال نہیں کرنا لیکن جو چھوٹی حکومتیں ہیں وہ اس کو نہ سمجھتی ہیں اور نہ پرواہ کرتی ہیں اس لئے خطرہ زیادہ بڑھ رہا ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اب یورپین ممالک میں سیریا سے رِفیوجی لوگ داخل ہورہے ہیں لوگ پریشان ہیں کہ دہشت گرد نہ داخل ہوجائیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اب سیریا سے مہاجرین آرہے ہیں اور IS کے نمائندہ نے یہ بیان دیا ہے کہ ہر پچاس سیرین مہاجرین میں ایک IS کا اہم رکن ہوتا ہے۔ اس طرح اگر یہ بات صحیح ہے تو ان کی بڑی تعداد آچکی ہوگی اور یہ مغربی دنیا کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ ایک آدمی خودکش حملہ کرکے علاقے کا امن تباہ کرسکتا ہے۔

اب جو دہشت گرد ہیں وہ ان لوگوں کو جو RADICALIZE ہورہے ہیں، بتا رہے ہیں کہ اپنے اپنے ملکوں میں رہو، ہم تم کو تمہارے ملکوں میں تیار کریں گے، تمہیں رقم بھی دیں گے اور تمہاری مدد کریں گے۔ اب انٹرنیٹ کے ذریعہ ان افراد کو گھیرا جارہا ہے اور کہا جارہا ہے کہ شام، عراق جانے کی بجائے اپنے اپنے ممالک میں رہ کر ہی ہمارے ایجنڈے پر کام کرو۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ اگلا حملہ سائبر حملہ ہوگا۔ اب یہ ایک بہت بُرا چکر چل پڑا ہے اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ صرف ایک ہی حل ہے کہ اس کو جڑوں سے ختم کیا جائے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جن مسلمانوں کی اچھی تعلیم ہے، پڑھے لکھے ہیں وہ شدت پسندی کی طرف جارہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ انٹرنیٹ بڑا رول ادا کررہا ہے۔ پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ سب انٹرنیٹ کا سسٹم جانتے ہیں کہ کس طرح استعمال کرنا ہے۔ ان کو بتایا جاتا ہے کہ حکومتیں تمہارے حقوق ادا نہیں کررہیں۔ تم کو پیچھے چھوڑا ہوا ہے۔ تمہارے ساتھی، بھائی بہن دوسرے ممالک میں مشکلات اور مصائب سے دوچار ہیں تم کیوں ان کی مدد نہیں کرتے۔ تمہارے پاس کوئی ملازمت نہیں ہے، ہم تمہاری مدد کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا سن 2008 کے اکنامک کرائسز کی وجہ سے قیمتیں بہت زیادہ بڑھی ہیں اور دوسری طرف خریدنے کی طاقت کم ہوئی ہے۔ بینک قرض نہیں دیتے۔ اگر دیتے ہیں تو بڑی شرائط کے ساتھ دیتے ہیں۔ گھر لینا ہے تو ایک بڑی رقم پہلے جمع کرواؤ اس کے بعد قرض ملے گا۔ یہ سب باتیں ان کو نااُمید اور مایوس کرتی ہیں۔ یوکے میں 1.8 ملین لوگ ایسے ہیں جن کے پاس کوئی job نہیں ہے۔ نوجوانوں کو job نہیں مل رہی۔ یہ سب چیزیں نوجوانوں کو بددل کررہی ہیں۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا یہ برین واشنگ ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ یورپ کے باشندے، ڈچ، جرمن، بیلجیم اور برٹش بھی RADICALIZE ہورہے ہیں اور یہ بھی کہا جارہا ہے کہ جب یہ IS کے ساتھ مل کر لڑنے جاتے ہیں تو زیادہ ظالمانہ طور پر کارروائی کرتے ہیں اور یہ افراد ایشین افراد سے زیادہ سفاک ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے مقامی لوگوں میں FRUSTRATED ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ تو امن کا پیغام دیتے ہیں۔ قرآن امن کی کتاب ہے۔ قرآن میں لکھا ہے کہ تلوار کا جہاد جائز ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا قرآن کریم میں 190 آیات ہیں جو جہاد کے حوالہ سے ہیں اور بائبل، تورات میں 550 آیات ہیں جو لڑائی کے حوالہ سے ہیں کہ دوسرے کو مارو، لڑائی کرو۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم جب جہاد کا کہتا ہے تو ساتھ اس کی غرض بیان کرتا ہے اور شرائط بھی بیان کرتا ہے کہ کن شرائط کے ساتھ جہاد کیا جاسکتا ہے۔

اب دیکھیں آنحضرت ﷺ دس سال مکہ میں رہے۔ سخت تکالیف اور مصائب اُٹھائے لیکن آپؐ نے کوئی دفاع نہ کیا۔ اس کے بعد آپؐ نے مدینہ ہجرت کی۔ سال ڈیڑھ سال بعد وہاں مکہ والوں نے حملہ کیا تب آپ کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی گئی اور یہ اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر جنگ کی اجازت نہ دی جاتی تو مساجد کے علاوہ گرجے، کلیسا، مندر اور مذاہب کی عبادت گاہیں بھی انتہائی خطرے میں ہوتیں، محفوظ نہ ہوتیں۔

چنانچہ جہاں اللہ تعالیٰ نے طاقت کے استعمال کی اجازت دی وہ صرف اسلام کی حفاظت کی خاطر نہیں دی بلکہ مذہب کی حفاظت اور مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے عطا فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا جب اپنے دفاع کے لئے جنگ کی اجازت دی گئی تو بہت ساری شرائط کے ساتھ دی گئی۔ مثلاً قیدیوں کو غلام بنا کر نہ رکھو۔ ان کو آزاد کرو۔ ان سے فدیہ (جرمانہ کی رقم) لے کر آزاد کردو۔ بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرو۔ پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کو نہ مارو۔ عبادت گاہوں کو تباہ نہ کرو۔ اسی طرح اور بھی بہت سی شرائط ہیں جنگ کی۔ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے خلفا کے زمانہ میں ان سب شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے جنگیں ہوئیں اور مسلمانوں نے اپنا دفاع کیا اور یہ چیزیں تباہ نہ کی گئیں۔ اب دوسری طرف آجکل یہ دہشت گرد تنظیمیں یزیدیوں پر حملہ کررہی ہیں۔ اقلیتوں پر حملہ کررہے ہیں اور پُرانی مذہبی عمارتوں کو گرا رہے ہیں۔ اگر ایسی عمارتوں کو گرانا جائز ہوتا تو آنحضرت ﷺ اور خلفا نہ گراتے؟ پس آج یہ دہشت گرد گروپس جو لڑائی لڑرہے ہیں اس کا نہ اسلام کے جہاد سے کوئی تعلق ہے اور نہ اسلام کی تعلیم سے کوئی تعلق ہے۔ جو کچھ ہورہا ہے سراسر اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ امن کی باتیں کرتے ہیں اور اسلام کا پیغام پہنچاتے ہیں، تبلیغ کرتے ہیں۔ کیا آپ کو مخالفین سے خطرہ ہے۔ آپ بھی نشانہ ہیں اور کیا آپ کو اس سے خوف آتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر میں ٹارگٹ ہوں اور مجھے خوف ہے تو پھر میں کام جاری نہیں رکھ سکتا۔

حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی ٹارگٹ ہے۔ پاکستان میں تو قانون بنا ہوا ہے کہ احمدی نماز نہیں پڑھ سکتے، اپنی مسجدیں نہیں بنا سکتے، مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں پڑھ سکتے۔ وہاں ہماری مساجد کو گراتے ہیں۔ مساجد کے میناروں کو گراتے ہیں۔ ہم، لوگوں کو گرانے کی اجازت تو نہیں دیتے لیکن اگر حکومت خود گرائے تو پھر ہم روک نہیں بنتے۔

انڈونیشیا میں بھی تین احمدیوں کو بڑی بے دردی سے ظالمانہ طریق پر مارا گیا۔ انڈونیشیا میں بھی ہمارے مخالفین موجود ہیں۔ لیکن ان مخالفتوں سے اور ظلم وستم سے ہمارے کاموں میں فرق نہیں پڑتا۔ ہم اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ جب ہم میں سے ہر ایک ٹارگٹ ہے تو مجھے ڈرنے کی یا خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم اپنا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب اسلام کی تعلیمات بھلا دی جائیں گی اور اسلام کا صرف نام رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے مسیح موعود اور امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں اور آپ نے اس کا دعویٰ بھی کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جس مسیح اور مہدی نے مبعوث ہونا تھا وہ آپ ہی ہیں۔

آپؑ بھی مخالفین کے ٹارگٹ بنے۔ آپؑ کے خلاف قتل کے منصوبے بنائے گئے۔ قتل کے فتوے دیئے گئے مقدمات آپ کے خلاف بنائے گئے۔ بعض مقدمات تو ایسے تھے کہ ان میں سزائے موت ہوسکتی تھی۔ اگر ان سب باتوں کی وجہ سے آپؑ خطرہ محسوس کرتے اور آپؑ کو کوئی خوف ہوتا تو پھر آپؑ کام نہیں کرسکتے تھے۔ لیکن آپ نے بلاخوف و خطر اپنے فرائض منصبی ادا کئے اور کسی خطرہ کی کوئی پرواہ

نہیں کی۔

حضور انور نے فرمایا ہم اسلام کے وہ سپاہی ہیں جو امن کے قیام کی خاطر لڑتے ہیں اگر سپاہی کو میدان جنگ میں مرنے کا خطرہ رہتا ہے تو وہ لڑ نہیں سکتا۔ پس ہم نے بھی اگر لڑنا ہے تو موت کے خوف کے بغیر لیکن تلوار کے ساتھ نہیں، کسی اسلحہ کے ساتھ نہیں بلکہ اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو لے کر اور اس کو دوسروں تک پہنچا کر امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کو میڈیا میں کم کوریج ملتی ہے جو لوگ نفرت پھیلا رہے ہیں ان کو زیادہ کوریج ملتی ہے اس بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا میڈیا تو ایسے آرٹیکل دیتا ہے جو لوگوں کے لئے دلچسپی کا موجب ہوں۔ اگر مسلمانوں کے دس افراد سیریا چلے جائیں اور is کے ساتھ شامل ہوں تو بڑے ہیڈنگ کے ساتھ پورے صفحہ کی خبر دی جاتی ہے اور دوسری طرف جب لاکھوں لوگ جب امن، محبت و پیار کی تعلیم لئے ہوئے جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں تو آپ اس کی کوئی خبر نہیں دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جو لوگ radicalize ہو رہے ہیں ان سے کئی گنا زیادہ امن کی طرف، اسلام کی حقیقی تعلیم کی طرف آرہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اگر میں ان باتوں سے مایوس ہوتا تو کام نہ کرسکتا۔ ان چیزوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے حضور زیادہ جھکتا ہوں کیونکہ خدا اپنی مخلوق سے محبت پیدا کرتا ہے۔ خدا نے اس دنیا کو پیدا کیا اور ہم اس کا پیغام آگے پہنچانے والے ہیں۔ خدا اپنے پیغام پہنچانے والوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ رب العلمین ہے اور ساری دنیا کے لئے رحمت بھی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے لئے جو اس کا پیغام پہنچا رہے ہیں رحمت ہے تو وہ کس طرح اپنے ان بندوں کو ہلاک ہونے دے گا۔

حضور انور نے فرمایا پس خدا تعالیٰ کی طرف جھکو، اپنے فرائض ادا کرو اور خدا کے حقوق ادا کرو اور لوگوں کے حقوق ادا کرو اور بنی نوع انسان کی خدمت کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں پیدا ہوئے اور وہاں سے آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ اکیلے تھے لیکن جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے پیروکاروں کی تعداد نصف ملین ہو چکی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت 207 ممالک تک پھیل چکی ہے۔ افریقن ممالک میں ہماری تعداد ملینز میں ہے۔ پاکستان میں جہاں ہماری پرسیکیوشن ہو رہی ہے وہاں بھی ہم ملین میں ہیں۔ عرب ممالک میں بھی ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور ہر سال بڑی تعداد میں عرب لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں اور جو لوگ دنیا بھر سے جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں وہ ہمارے امن وسلامتی کے پیغام اور پیار و محبت کے پیغام اور ہمارے اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے ہی جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کو قبول کر رہے ہیں کیا وہ دہشت گردی کے ردعمل کے طور پر قبول کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا ہاں یہ ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ بہت سے لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ آپ لوگ ہی اسلام کا سچا اور حقیقی پیغام دیتے ہیں۔ لوگ امن، محبت، صلح اور احمدیوں کا رویہ اور تعلیم دیکھ کر بیعت کرتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے آخری سوال یہ کیا کہ کیا آج آپ نے ALMERE میں فنکشن کرنا ہے۔ اسلام کے خلاف جو پارٹی ہے ان کی وہاں کافی سپورٹ ہے۔ اس بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ شاید وہاں مخالفت پالیٹیشن کی طرف سے ہے۔ پبلک کی طرف سے نہیں ہے۔ عوام اس بات کو سمجھتے ہیں کہ ہم کون ہیں؟

اب سنگ بنیاد کی تقریب میں کچھ الفاظ کہوں گا تو وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم کون ہیں۔ ان کو اور بھی سمجھ آجائے گی جب میں ان کو بتاؤں گا کہ مسجد کی حقیقت کیا ہے اور مقصد کیا ہے۔

یہ انٹرویو ایک بجکر 20 منٹ پر ختم ہوا۔ آخر پر جرنلسٹ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ انٹرویو کے اختتام پر پروگرام کے مطابق دوبارہ ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج 22 فیملیز اور 20 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت العافیت کے سنگ بنیاد کی تقریب

آج پروگرام کے مطابق ALMERE شہر میں مسجد بیت العافیت کے سنگ بنیاد کی تقریب کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بج کر 45 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور نن سپیٹ سے المیرے کیلئے روانگی ہوئی۔ نن سپیٹ سے المیرے شہر کا فاصلہ پچاس کلومیٹر ہے۔ پچاس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی المیرے شہر تشریف آوری ہوئی۔

المیرے شہر صوبہ FLEVOLAND میں واقع ہے۔ اس شہر کو 1971 میں سمندر کے ایک حصہ کو خشک کر کے آباد کیا گیا تھا۔ 44 سال قبل یہاں صرف سمندر تھا اور آج ایک خوبصورت شہر آباد ہے۔ یہ شہر قریباً ایک لاکھ 84 ہزار نفوس کو سموئے ہوئے ہے۔

یہاں LELYSTED کے علاقہ میں سال 2007 میں جماعت کا قیام عمل میں آیا اور اب جماعت کو یہاں مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔

مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 1835 مربع میٹر ہے۔ اور یہ قطعہ زمین دو لاکھ 76 ہزار میں خریدا گیا۔ یہاں دو منزلہ مسجد تعمیر ہوگی اور تعمیر ہونے والے حصہ کا رقبہ 634 مربع میٹر ہے۔ مینار کی اُونچائی ساڑھے اٹھارہ میٹر ہے۔ مسجد میں ڈیڑھ صد افراد نماز ادا کر سکیں گے اور مسجد سے ملحقہ ہال میں یکصد افراد نماز ادا کر سکیں گے۔ اس طرح مجموعی طور پر اڑھائی صد افراد کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہوگی۔

مسجد کے ساتھ جماعتی مشن ہاؤس اور دفاتر بھی تعمیر ہوں گے۔ المیرے شہر میں داخل ہونے کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی اس قطعہ زمین پر پہنچی تو احباب جماعت نے بہت پُرتپاک طریق سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

المیرے کے مقامی صدر جماعت مکرم محبوب احمد رانجھا صاحب نے حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر المیرے شہر کے لوکل میئر Dhr.F.Huis نے بھی حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکیز لگائی گئی تھیں۔ آج کی اس تقریب میں بڑی تعداد میں مہمان حضرات شامل ہو رہے تھے۔ شامل ہونے والے مہمانوں کی مجموعی تعداد 102 تھی جن میں المیرے شہر کے لوکل میئر، ججز، وکلاء، ڈاکٹرز، آرکیٹیکٹس، مذہبی لیڈرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔ اس کے علاوہ البانیا، مونٹینگرو، کروشیا، سویڈن، سپین اور سوئٹزرلینڈ سے پارلیمنٹ کی تقریب میں شامل ہونے والے مہمان بھی آج کی اس سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل تھے۔

آج کی تقریب اس لحاظ سے بہت اہمیت کی حامل تھی کہ آج سے ساٹھ سال قبل 1955 میں ہالینڈ کی سرزمین پر جماعت کی پہلی مسجد ''مسجد مبارک'' ڈین ہیگ میں تعمیر ہوئی تھی اور آج ساٹھ سال بعد المیرے شہر میں جماعت کی باقاعدہ دوسری مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جارہا تھا۔

حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان مارکی میں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں سٹیج پر تشریف لائے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ایمن عودہ صاحب نے کی اور اس کا ڈچ زبان میں ترجمہ ڈاکٹر زبیر اکمل صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب ہالینڈ مکرم ہبۃ النور فرحان صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں المیرے میں ایک دن میں پچاس ہزار لوگوں تک گھر گھر جا کر جماعت کا تعارف کروایا۔ اس کام کے لئے یہاں کے ایک اسکول نے ہماری بہت مدد کی۔ امیر صاحب ہالینڈ نے جماعت کی پہلی مسجد، مسجد مبارک ہیگ کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ مسجد 1955 میں تعمیر ہوئی تھی اور اب ہم 60 سال کے بعد اپنی دوسری مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔

امیر صاحب ہالینڈ کے ایڈریس کے بعد المیرے شہر کے لوکل میئر Dhr.F. Huis نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

میں سوچ رہا تھا کہ اپنا ایڈریس ڈچ زبان میں کروں یا انگریزی میں؟ تو پھر میں نے فیصلہ کیا کہ حضور انور کی تکریم میں انگریزی میں کروں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ میری تقریر مختصر ہوگی اور میری مختصر تقریر رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم حضور انور کی تقریر سنیں کیونکہ گو ہم ایک ہی سال میں پیدا ہوئے ہیں لیکن حضور انور کا علم و حکمت میرے علم و حکمت سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لئے میں اپنے آپ کو سننے کی بجائے حضور انور کو سننا زیادہ پسند کروں گا۔

موصوف نے کہا: میں المیرے جہاں یہ مسجد تعمیر ہونی ہے کے متعلق صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا معاشرہ نہ صرف ملٹی کلچرل ہے بلکہ اس کے اندر بہت زیادہ برداشت کا مادہ پایا جاتا ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں حضور انور کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

خطاب
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کا آغاز تشہد، تعوذ و تسمیہ سے فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: تمام معزز مہمانان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ سب پر نازل ہوں۔ میں نے سوچا تھا کہ آج میں اپنا خطاب مختصر رکھوں لیکن اس شہر کے میئر اس حوالہ سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ ان کی تقریر میری تقریر سے بھی زیادہ مختصر نکلی۔

اس کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم آج اس

شہر میں اپنی نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس مسجد کی تکمیل کے بعد انشاءاللہ یہ مسجد ہالینڈ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی دوسری باقاعدہ مسجد ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑی تشویش کی بات ہے کہ آج دنیا کی حالت ایسی ہے کہ مغربی ممالک کے اکثر لوگ ڈرتے ہیں کہ جب مسلمان کہیں جمع ہوتے ہیں یا اپنی مساجد یا مراکز بناتے ہیں تو لازماً اس کے پیچھے کوئی خطرہ یا فتنہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کے اس حصہ میں مسلمانوں کی موجودگی ہی ان کے معاشرے کا امن اور تحفظ تباہ کرنے کا باعث بن جاتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آج جو مہمان یہاں آئے ہیں ان میں سے بھی بعض اسی طرح کے خدشات رکھتے ہوں۔ اس لئے اس مسجد کے سنگ بنیاد کے ساتھ میں اس شہر کے لوگوں کو بتانا چاہوں گا کہ ایسی بات ہرگز نہیں ہے! ہم نے اس مسجد کا نام بیت العافیت رکھا ہے جس کا مطلب ہے یہ تمام لوگوں کے لئے امن اور تحفظ کی جگہ ہے۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں بیان فرمایا:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس احمدیوں کی ہر مسجد چاہے وہ دنیا میں کہیں بھی تعمیر ہو امن اور تحفظ کی جگہ اور انسانیت کے لئے جائے پناہ ہے۔ درحقیقت اسلام کے مطابق جو بھی مسجد تعمیر کرتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرتا ہے۔ ہم نجی زندگیوں میں اگر اپنے لئے گھر بنائیں تو ہم اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ ایسی جگہ ہو جہاں ہم اپنے آپ کو محفوظ سمجھیں اور جہاں ہم حقیقی طور پر ذہنی آرام وسکون پاسکیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم ایک ایسی مسجد بنانے کی کوشش کریں جو دوسروں کے لئے نقصان اور خطرہ کا ذریعہ ہو؟ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے امن وامان کا منبع ہے اور سب کا محافظ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے بھی یہی چاہتا ہے کہ وہ اس کی صفات کو اپنائیں۔ چنانچہ ایک سچے مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ سب کے ساتھ پیار اور محبت کا اظہار کرے اور معاشرے کے امن کا محافظ ہو۔ پس یہ واضح ہو کہ یہ مسجد جس کا سنگ بنیاد آج رکھا جا رہا ہے وہ سب کے لئے جائے پناہ اور امن اور تحفظ کا ایک عظیم الشان نشان ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ظاہری امن اور تحفظ کے علاوہ یہ مسجد اندرونی طور پر امن وتحفظ کا بھی ذریعہ ہوگی۔ کیونکہ جب انسان اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق قائم کرتا ہے تو پھر وہ اچھائی اور امن کے علاوہ کسی بھی قسم کی کوئی بات اور حرکت نہیں کرسکتا۔ اس کا دل تمام نفرتوں اور بغضوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں آپ کو پھر یقین دلاتا ہوں کہ یہ مسجد ہرگز معاشرے کے امن کو خطرہ کا باعث نہیں ہوگی۔ یہ کبھی بھی اختلافات اور دشمنی کا ذریعہ نہیں بنے گی۔ بلکہ یہ انسانیت کو متحد کرنے کا کام کرے گی۔ یہ حقیقی بھائی چارہ اور محبت کی روح پیدا کرے گی۔ یہ مسجد احمدی مسلمانوں کے لئے امن سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا ذریعہ ہوگی، جہاں یہ اکٹھے ہو کر خدائے واحد کی عبادت کریں گے۔ یہ وہ جگہ ہوگی جہاں یہ اکٹھے ہو کر تمام معاشرے میں امن پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ جب یہ مسجد مکمل ہوجائے گی تو ہمارے ہمسائے اور دیگر افراد براہ راست اسلام کی حقیقی تعلیم کے نمونے دیکھیں گے اور وہ امن، برداشت، باہمی احترام اور محبت کے علاوہ نہ کوئی بات دیکھیں گے اور نہ ہی کوئی بات سنیں گے۔ لوکل احمدی مسلمان اخلاق اور بھائی چارہ کے بہت اعلیٰ نمونے قائم کریں گے۔ انشاءاللہ۔ وہ خدا تعالیٰ کی تمام مخلوق کے لئے سچی ہمدردی اور خلوص ظاہر کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ مساجد اللہ کے گھر ہیں، لہٰذا یہ تمام امن پسند افراد کے لئے کھلی ہیں۔ ہماری مساجد کے کوئی خفیہ عزائم نہیں ہیں اور نہ یہ کسی خفیہ مقاصد کے لئے قائم کی جاتی ہیں۔ بلکہ اس اور اس جیسی تمام مساجد کے دروازے ہمیشہ کھلے ہوں گے۔ جو بھی مسجد آنا چاہے گا اسے بڑی خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ جو کچھ میں نے ابھی کہا ہے اس کے تناظر میں مجھے یقین ہے کہ وہ مقامی افراد جو مسجد کے حوالہ سے تحفظات رکھتے ہوں وہ جلد جان لیں گے کہ ان کے خدشات بے بنیاد تھے۔ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ جب یہ مسجد مکمل ہوجائے گی تو لوکل احمدی مسلمان آپس میں بھی اور مقامی کمیونٹی کے ساتھ بھی محبت اور پیار کے پہلے سے بڑھ کر نمونے دکھائیں گے۔ وہ تمام دنیا پر یہ ثابت کریں گے کہ احمدیہ مساجد امن کی مشعلیں ہیں جو معاشرے کو محبت، ہمدردی اور باہمی احترام سے منور کرتی ہیں۔ اس مسجد کے ذریعہ آپ اسلام کی امن اور مذہبی آزادی کے ساتھ وابستگی ہر طرف عیاں ہوتی دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے لوکل کونسل، میئر اور مقامی افراد کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہمیں سپورٹ کیا اور ہمیں مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دی۔ یہاں اکثر احمدی وہ ہیں جنہیں اپنے ملک سے مذہبی مظالم کے باعث ہجرت کرنا پڑی تھی۔ عبادت میں سخت روکیں ڈالنے اور اپنے ملک میں امن سے رہنے کی اجازت نہ ہونے کے باوجود انہوں نے نفرت کا جواب نفرت سے نہیں دیا اور انہوں نے کبھی بھی قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ بلکہ ہمیشہ صبر اور دعاؤں سے جواب دیا اور اپنا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کیا، جیسا کہ اسلام تعلیم دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں ایک مرتبہ پھر مقامی انتظامیہ اور افراد کیلئے اپنے دلی شکریہ کے جذبات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں، جنہوں نے یہاں مسجد کی تعمیر کرنے کیلئے ہماری کوششوں میں ہماری مدد کی۔ یہ آپ کی مہربانی اور کھلے دل ہیں جن کے باعث وہ افراد جو پہلے مذہبی مظالم کا شکار کئے گئے اور محروم تھے اب حقیقی مذہبی آزادی حاصل کریں گے اور عنقریب باقاعدہ تعمیر کی جانے والی مسجد میں عبادت کریں گے۔ انشاءاللہ۔

پس احمدیوں کا یہاں امن سے رہنا ہی اس معاشرے اور ملک کیلئے بطور گواہی کافی ہے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے گئے جہاں مسجد بیت العافیت کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے دوسری اینٹ رکھی، پھر بعد ازاں علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور دیگر افراد کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم ھبۃ النور فرخانن صاحب (امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ)، مکرم عبد الحمید خان صاحب درفیلدن صاحب (نائب امیر ہالینڈ)، مکرم DHR. F. HUIS صاحب (میئر المیرے سٹی)، مکرم عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب (مبلغ انچارج ہالینڈ)، مکرم حامد کریم صاحب (مبلغ ہالینڈ)، مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب (مبلغ ہالینڈ)، مکرم اظہر علی نعیم صاحب (صدر مجلس انصار اللہ)، مکرم عطاالقیوم عارف صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ)، مکرمہ عابدہ احسن چوہدری صاحبہ (صدر لجنہ ہالینڈ)، عزیزہ رؤیۃ النور (واقفہ نو)، عزیزم رضوان ملہی (واقف نو)، مکرم مظفر حسین صاحب (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ہالینڈ)، مکرم حنیف ہینڈرکس صاحب (سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ ہالینڈ)، مکرم عبد الباسط صاحب (چیئر مین فنڈ ریزنگ کمیٹی ہالینڈ مسجد فنڈ)، مکرم عثمان بدولہ صاحب (ریجنل امیر ایمسٹرڈیم ریجن)، مکرم محبوب الٰہی رانجھا صاحب (صدر جماعت احمدیہ المیرے)، مکرم فرحان علی بخش صاحب (آرکیٹیکٹ مسجد بیت العافیت)، مسنر فراو کے دی یونگ، پروجیکٹ منیجر المیرے پورٹ، پروجیکٹ منیجر المیرے پورٹ مقامی

سنگ بنیاد کی تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کیلئے یہاں تشریف فرما رہے۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی سے باہر تشریف لائے تو بچے ایک طرف کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تمام بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے تمام مہمانوں کیلئے ڈنر کا انتظام کیا ہوا تھا۔ تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔ کھانے کے پروگرام کے بعد مہمانان کرام باری باری سٹیج پر آکر حضور انور سے ملاقات کی سعادت پاتے رہے، حضور انور ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔ مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مہمانوں کو تحائف بھی عطا فرمائے۔ المیرے شہر کی پولیس کے بعض آفیسرز آئے ہوئے تھے انہوں نے آخر پر حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں چھ بجکر 45 منٹ پر یہاں سے واپس Nunspeet کیلئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نن سپیٹ (Nunspeet) تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آٹھ بجے بیت النور تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ نے حضور انور کی اجازت سے درج ذیل ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے۔

عزیزہ نصیرہ عفت صاحبہ بنت مکرم کوثر احمد صاحب آف ہالینڈ کا نکاح مکرم بخاری ٹامی کاہلوں صاحب مقیم لندن (یوکے) کے ساتھ طے پایا۔

نکاح کے اعلان کے بعد آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانان کرام کے تاثرات

مسجد بیت العافیت المیرے کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطاب فرمایا اسکا مہمانوں پر گہرا اثر ہوا اور بعض مہمانوں نے برملا اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

المیرے کے میئر Mr. F. Huis نے اپنے

خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اس سے پہلے اپنی زندگی میں ایسی شخصیت نہیں دیکھی جس کی باتوں کا اثر دل پر ہوتا ہے۔

حضور انور کا پیغام المیرے میں ایک پر امن فضا قائم کرنے کیلئے ایک نہایت ہی اثر انگیز پیغام ہے اور ہم سب کو مل کر اسکو عملی طور پر نافذ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خلیفۃ المسیح نے جس طرح سے امن کا پیغام دیا ہے وہ یقین رکھتے ہیں کہ اس مسجد کے ذریعہ سے یہ پیغام ضرور پھیلے گا۔

المیرے کے ایک کونسلر Dr. Nico Van Duijn نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ جماعت کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں جماعت کے لوگوں کو جس طرح اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ امن کا پیغام پھیلانے کی ہدایت فرمائی ہے اس سے المیرے میں انٹیگریشن کے عمل کو تقویت ملے گی۔ موصوف نے کہا کہ اس سے اچھا پروگرام میں نے زندگی میں نہیں دیکھا۔

لوکل کونسل کے ایک ممبر Rob Van Dijk صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ آئندہ آنے والا وقت آپ کے خلیفہ اور جماعت احمدیہ کا ہے۔

یہودی کمیونٹی کے سربراہ Mr. Harry Knot نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا یہ پہلا موقع ہے کہ انہیں خلیفۃ المسیح کو اتنے قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ حضور کی تقریر تمام مکاتب فکر کے لوگوں کیلئے مشعل راہ ہے۔

یونیورسل پیس فیڈریشن کے Mr. Hans Campman اور ان کے ایک ساتھی Wim Koetsier نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے آج خلیفۃ المسیح کو پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ امن کے قیام کے حوالے سے خلیفہ کا خطاب نہایت اہم تھا اور ہمارے مذہب کے عین مطابق تھا۔ آپ کی اور ہماری منزل اس حوالہ سے ایک ہی ہے۔

لوکل کونسل کے ایک ممبر Asjan Van Dijk نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میں آپ کے خلیفہ کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں اور آئندہ بھی آپ لوگوں کے پروگراموں میں آنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ کے خلیفہ موجودہ دور میں انسانیت کے علمبردار ہیں۔

ایک سیاسی جماعت لبرل کے ایک لیڈر Dhr. Mark Wigger نے کہا خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر لگتا ہے کہ مستقبل میں آپ کی جماعت ہی اس دنیا میں امن کی ضامن ہے۔

جس علاقہ میں ہماری مسجد تعمیر ہو رہی ہے اس علاقہ کے پولیس کے انچارج Dhr. Pieter Roeters نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں آج کے پروگرام کے انتظامات کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں حیران ہوں کہ آپ نے اتنا اچھا پروگرام کس طرح کر لیا ہے۔ میں نے پہلے کبھی ایسا اعلیٰ آرگنائز پروگرام نہیں دیکھا۔

محترمہ Jessica Kips صاحبہ ایک سیاسی پارٹی کی سابقہ ممبر کونسل ہیں۔ حضور انور کا خطاب سن کر کہنے لگیں کہ اسلام کے خلیفۃ المسیح جو بات کرتے ہیں سیدھی دل کو لگتی ہے حالانکہ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن جو سچی بات ہے اسکا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

ایک ترک مسلمان خاتون MW Laila صاحبہ نے کہا کہ خدا کرے کہ یہ مسجد جلد مکمل ہو اور ہم یہاں آ کر نماز ادا کریں۔ ہم مسلمانوں کی مسجد میں جاتی ہیں۔ لیکن وہ شرک سے بھر پور ہیں۔ خلیفہ کو دیکھ کر اور ان کی تقریر سن کر لگتا ہے کہ اس وقت اس پر آشوب زمانہ میں صرف واحد یہی وجود ہے جو خدا کی طرف بلانے والا ہے۔

اسی روز شام نیشنل مسلم ریڈیو (Moslimomroep) نے ساڑھے چار منٹ کی رپورٹ المیرے کی مسجد کی تعمیر کے پروگرام کے بارہ میں نشر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد ثانی کے بارہ میں بتایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں بتایا گیا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ہیں اور المیرے میں مسجد کے سنگ بنیاد کیلئے تشریف لائے ہیں۔ حضور انور کے خطاب کے کچھ حصے بھی سنائے گئے۔

......☆......☆......☆......

8/اکتوبر 2015 بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر بیت النور تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو بجے بیت النور میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج پروگرام کے مطابق چالیس فیملیز اور نو افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح مجموعی طور پر 163 احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب
EINDHOVEN، DEN HAAG،
DENBOSCH، ZOTTERMER،
NUNSPEET اور ZWOLLE
سے آئی تھیں۔ ان میں سے بہت سی فیملیز ایسی تھیں جو اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہی تھیں اور آج کا دن ان کی زندگی میں نہایت مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں سے بھر پور دن تھا۔ اس دن کو اور پیارے آقا سے ملاقات کے ان لمحات کو یہ فیملیز اور ان کے بچے ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ پیارے آقا سے قرب کی چند گھڑیاں ان کی ساری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ انسان کی زندگی میں چند لمحات ایسے آجاتے ہیں جو اس کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔ پیارے آقا سے، خلیفۃ المسیح سے قرب کے یہ چند لمحات یقیناً ایسے ہی لمحات ہیں کہ جو ایک انسان کا دین بھی سنوار جاتے ہیں اور اس کی دنیا بھی سنوار جاتے ہیں اور ایک نئی زندگی عطا کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب ان لمحات کی حفاظت کرنے والے ہوں اسی میں ہی ہمارے لئے خیر و برکت ہے۔ اور ہم اللہ کے فضل سے ہمیشہ بامراد رہیں گے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیت النور تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ہالینڈ کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں، لوکل اور نیشنل اخبارات میں، ریڈیوز اور T.V چینلز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہالینڈ میں آمد اور پارلیمنٹ میں حضور انور کے خطاب اور المیرے میں مسجد کے سنگ بنیاد اور دیگر پروگراموں کے حوالہ سے مسلسل خبریں نشر اور شائع ہو رہی ہیں۔

☆ ہالینڈ کے ایک لوکل اخبار "VELUWELAND" نے اپنی 6/اکتوبر 2015 کی اشاعت میں لکھا:

اسلامی لیڈر نن سپیٹ میں آیا ہے

"نن سپیٹ میں احمدیہ جماعت کے اسلامی سر پرستِ اعلیٰ تشریف لائے ہیں۔ یہ بیت النور میں رہیں گے۔ Mayor Dick van Hemmen نے ان کا ہفتہ کے روز استقبال کیا۔ یہ آج House of Representatives میں خطاب فرمائیں گے۔ یہ اپنے خطاب میں اسلام کے متعلق غلط نظریات دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے اس سے قبل بھی دیگر Parliaments میں خطاب فرمایا ہے۔"

☆ ہالینڈ کے نیشنل اخبار Reformatorische Dagblad نے اپنی 7/اکتوبر 2015 کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے ساتھ خبر شائع کی:

یہ خلیفہ House of Representatives میں آسکتا ہے

"ایک خلیفہ کا ہالینڈ میں آنا؟ یہ لفظ ہی کافی ہے بعض لوگوں کو ڈرانے کیلئے کافی ہے۔ پھر بھی ایک خلیفہ نے کل House of Representatives میں خطاب فرمایا اور ان کا پیغام امن کا تھا۔

جب انسان لفظ خلیفہ کے متعلق سوچے تو فوری طور پر داعش ذہن میں آتا ہے اور ابو بکر البغدادی جو کہ اپنے آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ مانتا ہے۔ خلیفہ کا لفظی مطلب جانشین ہے۔ الغرض البغدادی اپنے آپ کو نبی کریم کا جانشین سمجھتا ہے۔ مگر اس کے علاوہ بھی ایک اور خلیفہ ہیں جو خلیفۃ المسیح ہیں۔ یعنی مرزا مسرور احمد۔ یہ احمدی مسلمانوں کے پیشوا ہیں۔

مسلمانوں کی اکثریت دونوں کو نہیں مانتی مگر دونوں کا آپس میں کچھ common نہیں ہے۔ داعش کے خلیفہ کو پارلیمنٹ میں پوری عزت و وقار کے ساتھ کبھی بھی نہیں بلایا جائے گا مگر جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو پارلیمنٹ بخوشی دعوت دیتی ہے۔ کل انہوں نے پارلیمنٹ میں امور خارجہ کی کمیٹی کو مخاطب فرمایا جس دوران ان پر تنقیدی سوالات بھی کئے گئے آزادئ ضمیر کے متعلق۔ آج انہوں نے المیرے میں سنگ بنیاد رکھا ہے ایک نئی مسجد کا۔ اس جماعت کی ایک اور مسجد The Hague میں ہے اور ایک کمیونٹی Center ہے نن سپیٹ میں۔

خلیفہ کا کہنا ہے کہ البغدادی کے کام اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں نیز قرآن اور حدیث بھی بالکل اس کے عمل کی تردید کرتے ہیں۔ جب یہ سوال کیا جائے کہ یہ تشدد کے جرائم قرآن کے نام پر کئے جاتے ہیں تو آپ فوراً جواب دیتے ہیں کہ ان آیات کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔

خلیفہ کا کہنا ہے کہ دنیا تیسری جنگ عظیم کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ کیونکہ اب Russia اور America بھی اس تنازع میں ملوث ہیں اور دونوں فریقین الگ الگ اسلامی گروپس کی مدد کر رہے ہیں جو پھر آپس میں لڑ رہے ہیں۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 423)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

اعمال صالحہ اور عبادت میں ذوق وشوق اپنی طرف سے نہیں ہوسکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے
اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے
شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے استغفار کرنا بہت ضروری ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25 رستمبر 2015ء بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال بعض لوگوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ عبادت میں شوق کس طرح پیدا ہو؟ حضور انور نے اس سوال کا کیا جواب مرحمت فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ عبادت میں شوق کس طرح پیدا ہو؟ ہم کوشش کرتے ہیں تب بھی یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ تو یاد رکھنا چاہئے کہ بندہ کا کام یہ ہے کہ مستقل مزاجی سے کوشش کرتا رہے۔ اس ایمان پر قائم ہو کہ جو کچھ ملنا ہے خدا تعالیٰ سے ہی ملنا ہے، تب ہی وہ کیفیت پیدا ہو سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اور پھر عبادت کے شوق کو بڑھاتی ہے۔

سوال اعمال صالحہ اور عبادت میں زوق وشوق کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اعمال صالحہ اور عبادت میں زوق وشوق اپنی طرف سے نہیں ہوسکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے۔

سوال جو شخص مستقل مزاج ہو کر دعاؤں میں لگا رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا نعمت حاصل ہوتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں) جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے اس کے دل میں تڑپ اور بیقراری ہوتی ہے۔ یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق وشوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے۔

سوال جو شخص مجاہدہ نہ کرے اور چاہے کہ کوئی پھونک مار کر اُسے عابد بنا دے تو آخر اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں) اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ اور سنّت نہیں۔ فرمایا کہ اس طریق پر جو شخص اللہ تعالیٰ کو آزماتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے۔ آخر نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ مارا جاتا ہے، خدا سے دُور ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ خوب یاد رکھو کہ دل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا فضل نہ ہو تو دوسرے دن جا کر عیسائی ہو جاوے۔ اسلام سے ہٹ جائے یا کسی اور بے دینی میں مبتلا ہو جاوے۔ دین سے دُور چلا جائے۔'' اس لئے ہر وقت اس کے فضل کے لئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو۔

سوال وہ زہر اور جوش جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے اس کا علاج کیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: جہاں اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہوئے، اللہ تعالیٰ کو چھوڑا، اللہ تعالیٰ کو بھولے، وہیں سے شیطان نے حملہ کیا اور شیطان ہو گئے۔ فرمایا کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تاکہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ استغفار اس کا علاج ہے کہ استغفار کرو تاکہ اس زہر سے بچو جو شیطان کے قریب کرتا ہے اور انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔

سوال شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب سب راستے بند کر کے انسان اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے تبھی وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جو عبادت کا شوق بھی دلاتی ہے۔ مستقل اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا پڑتا ہے۔ مستقل اس سے مدد مانگنی پڑتی ہے۔ شیطان کیونکہ ہر وقت حملے کے لئے تیار ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ذوق وشوق پیدا کرنے کے لئے استغفار کرنا بھی ضروری ہے۔ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے استغفار کرنا بہت ضروری ہے۔ انسان استغفار کر کے جب شیطان کو اپنے سے دُور بھگائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے تڑپ کر دعا بھی کرے گا۔ استغفار بھی تڑپ کر ہو رہی ہو گی اور مزید ترقی کرنے کے لئے اس کے قرب کے راستے تلاش کرنے کی دعا بھی ہو رہی ہو گی۔ جب ایسی حالت انسان کی ہو جائے، یہ کیفیت طاری ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے احباب جماعت کیلئے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عبد بننے اور نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......

بقیہ منصف کا جواب از صفحہ 2

بقیہ منصف کا جواب از صفحہ 2

''اگر یہ درست ہے تو واقعی حکومت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ گورنمنٹ کے اس نقصان کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے حضور نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ میں یہ پریس کمیونک جاری کروں کہ ہم یہ رقبہ جو 1034 ایکڑ ہے مندرجہ بالا پیش کردہ قیمت پر فروخت کرنے کو تیار ہیں اور علاوہ ازیں ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اس رقم کا (جو پندرہ لاکھ اور اکاون ہزار روپیہ بنتی ہے) وصول ہوتے ہی ایک ایک روپیہ فوراً حکومت پاکستان کے خزانے میں داخل کرا دیں گے۔'' (الفضل 4 اگست 1948)

اس کے بعد حکومت پنجاب نے بھی اس بیان کی تائید میں سرکاری اعلان شائع کیا جس میں لکھا کہ:

''بعض اخبارات میں ایک خبر چھپی ہے جس میں اس بات پر نکتہ چینی کی گئی ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے 1034 ایکڑ زمین ضلع جھنگ میں چنیوٹ کے قریب جماعت احمدیہ کے ہاتھ دس روپے فی ایکڑ کے حساب سے بیچی۔ الزام یہ ہے کہ تقسیم سے پہلے بعض مسلم انجمنیں اس زمین کو پندرہ سو روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے خریدنا چاہتی تھیں ...... یہ رپورٹ گمراہ کن اور اصلیت سے دور ہے۔ جس زمین کے متعلق یہ اعتراض کیا گیا ہے وہ بنجر ہے اور عرصہ دراز سے اسے زراعت کے ناقابل سمجھا گیا ہے۔ اسے جماعت احمدیہ کے ہاتھ فروخت کرنے سے پہلے حکومت نے اس کا اشتہار اخبارات میں دے دیا تھا اور پورے ایک مہینہ تک کسی شخص نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

جہاں تک قیمت کا تعلق ہے حکومت کو آج تک پندرہ سو روپیہ فی ایکڑ اس زمین کی قیمت کسی فرد یا کسی جماعت کی طرف سے پیش نہیں کی گئی۔ چونکہ ابھی تک سکونتی اغراض کے لئے زمین بیچنے کی کوئی نظیر موجود نہیں تھی اس لئے حکومت نے اس کے لئے وہی شرح مقرر کی جو حکومت کے محکموں کے لئے ہے۔'' (اخبار ''انقلاب'' لاہور مورخہ 31 راگست 1948 صفحہ 6 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 296)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ ان حقائق کی روشنی میں اس اعتراض کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے اصولوں میں یہ بات شامل ہے کہ جس ملک میں رہو اس کے وفادار ہو کر رہو۔ احمدی دنیا کے ہر ملک میں اسی اصول کے تحت نہایت امن کے ساتھ رہتے ہیں۔ معترض کی بیان کردہ اکثر ''غیرت مند اسلامی تحریکات'' اپنی انتہا پسندی کی وجہ سے کالعدم قرار دی جا چکی ہیں جبکہ جماعت احمدیہ کا مرکز ثانی امن وامان کا حصار ہے۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

کلام الامام

''جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہو جاتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے۔''
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 479)

طالب دُعا: طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہمیں اپنی حالتوں میں انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو اس مقام تک لے جانے کی ضرورت ہے جہاں ہمارا ہر قول اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہو جائے۔'' (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 10 رجولائی 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہر قسم کے تکبر کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کیلئے دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔'' (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 26 رجون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ننگل باغبان، قادیان

ہماری دینی مجالس اور جلسوں کے انعقاد اس لئے ہوتے ہیں اور ہم یہاں آج اس لئے جمع ہیں کہ مختلف پروگراموں اور تقریروں سے اپنی عملی اور اخلاقی حالتوں کو درست کریں اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھائیں تا کہ دنیا کی حقیقی رنگ میں رہنمائی کرسکیں

تقویٰ کو اختیار کرنے، بدظنی، تجسّس، غیبت، عیب جوئی، بہتان طرازی اور جھوٹ جیسی برائیوں سے بچنے اور آپس میں صلح، صفائی، پیار اور محبت کو بڑھانے کی تاکیدی نصائح

یہ بات ہر احمدی کو یاد رکھنی چاہئے کہ اگر من حیث الجماعت حقیقی طاقت حاصل کرنی ہے، اگر جماعت کو ترقی کی منازل کی طرف لے جانا ہے اور اس کا حصہ بننا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا تقویٰ حاصل کرنا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ لینا ہے، اگر انفرادی طور پر بھی اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے تو آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے بھائیوں کی طرح رہنا ضروری ہے۔

ہم نے اگر ایک جماعت ہونے کا حقیقی فیض اٹھانا ہے اگر اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنا ہے تو پھر ہر سطح پر ایک اکائی بننے کی ضرورت ہے اور یہی عملی خوبصورتی دوسروں کو بھی ہماری طرف متوجہ کرے گی

آج اس جلسے کی برکت سے وہ لوگ جن کے درمیان رنجشیں ہیں آپس کے شکوے ختم کریں جو شکوے بڑھ کر قطع کلامی تک پہنچے ہوئے ہیں اس کو ختم کریں۔ صلح صفائی کو قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے والے بنیں

تقویٰ پر چلنے کی صحیح رنگ میں رہنمائی اور قول سدید کی حقیقت ایک مومن پر اس وقت کھلتی ہے جب وہ قرآن کریم کو اپنا رہنما اور لائحہ عمل بنائے پس اس کے لئے قرآن کریم پر غور اور اس پر عمل کی حتی المقدور کوشش کرنے کی بھی ضرورت ہے

کامیابیاں اسے ہی ملتی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اطاعت اس وقت ہوسکتی ہے جب احکام کا علم ہو۔ پس احکام کی تلاش بھی کرنی چاہئے

ایک متقی انسان کا اپنے آپ کو متقی بنالینا کافی نہیں یا یہ دعویٰ کردینا کافی نہیں کہ میں متقی ہوں یا خود تقویٰ پر چلنا ہی کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں متقیوں کا امام بنائے

بہت سے معاشرے کے مسائل اس لئے جنم لیتے ہیں کہ انسان اپنی باتوں اور اپنے عہد سے پھر جاتا ہے۔ ایک احمدی کو خاص طور پر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اس لئے یہ دین کا تقاضا ہے کہ ہم ہر عہد جو کسی واضح قرآنی حکم کے خلاف نہیں ہے اسے پورا کرنے والا بنیں کیونکہ یہ ضروری ہے۔ تو جہاں ہم نے اپنے دینی عہد نبھانے ہیں وہاں دنیاوی معاملات کے عہد بھی نبھانے ہیں

جماعت احمدیہ یوکے کے 49ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 21 اگست 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں افتتاحی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اس لئے بھیجا کہ تا اسلام کی بھولی ہوئی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں اور تقویٰ جو مومن کی بنیاد اور نشانی ہے اسے دوبارہ دلوں میں بٹھائیں اور ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کے دلوں میں یہ راسخ کریں کہ تقویٰ کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اور صرف علمی اور اعتقادی لحاظ سے ہی ایمان نہ ہو بلکہ عملی حالتیں بھی بہتر ہوں۔

چنانچہ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’خدائے تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے تا کہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملے سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 251)

پس آجکل ہم یہی دیکھتے ہیں کہ غیر مسلموں میں فلسفیت اور دہریت کا زور ہے تو مسلمانوں کی عملی حالتوں اور کمزوریوں نے دین کے نام پر نئی نئی بدعات پیدا کر دی ہیں اور دین کی تعلیم میں اتنا بگاڑ پیدا کر دیا ہے کہ دنیا اسلام کی خوبصورت تعلیم سے خوفزدہ ہے۔ جماعت احمدیہ جب اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا کو بتاتی ہے ان کے سامنے پیش کرتی ہے تو لوگ حیران ہوتے ہیں کہ کیا یہ حقیقت میں اسلام کی تعلیم ہے؟ بعض جگہ تو میرے سامنے لوگوں نے برملا کہا کہ اگر یہی حقیقی اسلام ہے جو تم بتاتے ہو تو دنیا مذہب کی طرف دوبارہ لوٹے گی اور اس اسلام کو قبول کرنے کے لئے تیار بھی ہوگی جو تم پیش کرتے ہو۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ علمی اور ایمانی تبدیلی کے ساتھ تقویٰ پر قائم کرتے ہوئے عملی اور اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے بھی آئے ہیں اور ہم جو آپ کو ماننے والے ہیں یا آپ کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمیں اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا ہوگا اور سمجھنا ہوگا کہ تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اپنے عملی اور اخلاقی معیاروں کو ہم نے کہاں تک پہنچانا ہے۔ اگر اس طرف ہم نے توجہ نہ دی تو آہستہ آہستہ ہم بھی اسی بہاؤ میں اور انہی گراوٹوں میں بہہ سکتے ہیں جس میں دنیا آج بہہ رہی ہے۔ انہی گراوٹوں میں گر سکتے ہیں جن میں دنیا آج گر رہی ہے۔

پس ہماری دینی مجالس اور جلسوں کے یہ انعقاد اس لئے ہوتے ہیں اور آج ہم یہاں اس لئے جمع ہیں کہ مختلف پروگراموں اور تقریروں سے اپنی عملی اور اخلاقی حالتوں کو درست کریں اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھائیں تا کہ دنیا کی حقیقی رنگ میں رہنمائی کرسکیں۔ پس اس لحاظ سے مَیں اس وقت کچھ باتوں کا ذکر کروں گا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں حکم فرمایا ہے۔ قرآنی احکامات بیان کرنے سے پہلے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں‘‘۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

پس یہ بات ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئے۔ ایک بنیادی اصول حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ تقویٰ کا کس طرح پتا چلے؟ تو یاد رکھو تقویٰ بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتا ہے اور نیکی کرنے کی طرف تیزی سے دوڑنے کی توجہ دلاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اس کی رضا حاصل کرتے ہوئے نیکی کرنا اور بدی سے دُور ہونا تقویٰ ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے بیشمار جگہ پر قرآن کریم میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے جن میں سے چند ایک باتیں اس وقت مَیں یہاں پیش کروں گا۔

ایک بہت بڑی برائی بدظنی ہے۔ اکثر اوقات کسی بات کو غلط رنگ میں سمجھنے یا واضح نہ ہونے کی وجہ سے بدظنی پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر بعض دفعہ انسان اپنی ہی غلط سوچ کی وجہ سے دوسرے کے بارے میں بدظنی پیدا کر لیتا ہے۔ پھر یہ بدظنی اس طرح بعض دلوں میں راسخ ہو جاتی ہے کہ بڑی کوشش سے نکالنی پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو تو نکلتی ہے اور بڑی دعاؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر انسان خود کوشش نہ کرے اور خدا تعالیٰ سے مدد نہ مانگے، تقویٰ کو سامنے نہ رکھے تو ناممکن ہے کہ بدظنی دلوں سے نکلے اور یہ بدظنی پھر گھروں کے سکون برباد کرنے کا بھی باعث بنتی ہے اور معاشرے کی بے سکونی کا بھی باعث بنتی ہے اور یوں بدظنی کرنے والا انسان ایک کے بعد دوسرے گناہ میں مبتلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ بے شک ہم اعتقادی لحاظ سے جتنے مرضی مضبوط ہوں اگر عملی حالتوں میں ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہم مضبوط نہیں تو آہستہ آہستہ بالکل بے سکونی پیدا ہو جاتی ہے۔

عموماً ہم نے دیکھا ہے کہ ایک برائی کی ٹوہ میں رہ کر پھر انسان دوسرے کی برائیاں تلاش کرنی شروع کر دیتا ہے۔ پھر ان برائیوں کا ذکر بڑے پُراسرار رنگ میں دوسروں سے کرتا ہے اور پھر یہ قدم بدظنی سے آگے بڑھتا ہے اور غیبت شروع ہو جاتی ہے۔ اور غیبت کو اللہ تعالیٰ نے انتہائی مکروہ فعل قرار دیا ہے اور یہ اسی طرح ہے جس طرح اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۔ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۔ (الحجرات:13) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسّس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں بدظنی، تجسّس اور غیبت کو بڑے گناہ قرار دیا ہے۔ لیکن انسان سمجھتا نہیں۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بعض باتیں ایسی کر جاتے ہیں جن کے متعلق خیال ہوتا ہے کہ یہ معمولی باتیں ہیں اور پھر ایسی پکی عادتیں پڑ جاتی ہیں کہ پھر ان عادتوں کے برے ہونے کا احساس بالکل ہی مٹ جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ: ”بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتا نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔ مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔...... خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو، یہ سب بُرے کام ہیں“۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 372-373۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر بدظنی کے بارے میں ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ”خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنّی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے“۔ آپ فرماتے ہیں ”مَیں سچ کہتا ہوں کہ بدظنّی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے“۔ فرمایا ”ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سُوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اُس بدظنّی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے“۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 371-372۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں اس بات کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ہم بیشک ایک بدظنی سے تو بچے ہوئے ہیں جو نام نہاد علماء نے عامّۃ المسلمین کے اندر پیدا کی ہوئی ہے یا ان کے اپنے دلوں میں ہے کہ نعوذ باللہ احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر یا بالا مقام دیتے ہیں۔ اوپر کا کیا سوال ہے، ہم تو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ کوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری پر نہیں پہنچ سکتا۔ ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں، آپؐ کی اِتباع میں اللہ تعالیٰ اپنے کسی بھی عاجز بندے کو اپنا قرب عطا فرماتا ہے اور اسی غلامی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس نے مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے۔ اور جو اعتراض سب سے بڑا ہے وہ یہی ہے کہ نبی مانتے ہیں۔ اُن کا درجہ آپؐ کے اُمّتی نبی ہونے کا ہے۔ آپؐ کی غلامی میں نبوت حاصل کرنے کا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض نے تو بڑی بیبا کی سے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ یہ تو دہریوں کا گروہ ہے۔ نمازیں نہیں پڑھتے۔ روزے نہیں رکھتے وغیرہ وغیرہ۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 371-372۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بہت سارے لوگ جو احمدی ہوتے ہیں اپنے واقعات لکھتے ہیں۔ ان میں کئی جگہ یہ ذکر ہوتا ہے کہ ہمیں ہمارے علماء نے یہ بتایا ہوا تھا۔ عربوں میں سے بعض لوگوں نے اس کا اظہار کیا۔ اور یہ حقیقت ہے جیسا کہ میں نے کہا انہی غلط بیانیوں کی وجہ سے علماء نے مسلمانوں کے دل میں آج تک یہ بدظنیاں پیدا کی ہوئی ہیں کہ احمدی اپنے آپ کو نعوذ باللہ اسلام سے زیادہ بڑے کسی مذہب کو ماننے والا سمجھتے ہیں۔ اور جب لوگ ہماری مجالس میں آ کر اور ہماری باتیں سن کر اسلام کی خوبصورت تعلیم پر ہمیں کاربند دیکھتے ہیں تو اپنے نام نہاد اور فتنہ پرداز مولویوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ پس اس بدظنی سے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں محفوظ رکھا ہوا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی ہے۔ لیکن ذاتی بدظنیاں جو ایک دوسرے کے بارے میں رکھی جاتی ہیں ان میں ہم میں سے بہت سے مبتلا ہیں اور تقویٰ یہ ہے کہ ان سے بچا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ان سے بچنے کے لئے توبہ کرتے ہوئے جھکا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم یہ عملی تبدیلی کرو تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی بخشش اور مغفرت کا باعث بنائے گی اور معاشرے کو بھی حسین بنائے گی۔

پس یہ اصول ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ آپس میں صلح صفائی کو قائم رکھنے کے لئے، پیار اور محبت کو قائم کرنے کے لئے، آپس کے نیک جذبات اور پیار و محبت کو بڑھانے کے لئے ہمیشہ ایک دوسرے سے حسن ظن رکھیں بلکہ اس کو بڑھانے اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے بھرپور کوشش کریں کیونکہ عموماً بے چینیوں، لڑائیوں، رنجشوں اور اختلافات کے بڑھنے میں سب سے زیادہ کردار بدظنی کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا حقیقت کچھ بھی نہیں ہوتی یا بہت معمولی سی بات ہوتی ہے اور بدظنی اس کو اتنا بڑھا دیتی ہے کہ معمولی رنجشیں دشمنیوں تک پہنچ جاتی ہیں۔ پس ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اس برائی کے خلاف دیوار بن کر کھڑے ہونا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی کی عیب جوئی سے بھی بچو۔ یہ مشہور حدیث ہم اکثر سنتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے عیب کو دیکھ کر جو دوسری جگہ اس کا ذکر کرتا ہے وہ غیبت کرتا ہے یا یہ ذکر کرنا غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات، وہ برائی، وہ عیب اس شخص میں ہے ہی نہیں جس کا ذکر کیا جا رہا ہے تو پھر یہ سراسر بہتان ہے جو اور بھی بڑا گناہ ہے، جھوٹ ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب البرّ والصلة والآداب۔ باب تحریم الغیبة۔ حدیث نمبر 6593)

پس اس بہتان اور جھوٹ سے بھی بچو کیونکہ یہ شرک بھی ہے۔ جھوٹ جو ہے وہ شرک کے برابر ہے۔ ایک حسین معاشرے کے قیام کے لئے اگر اس بنیادی چیز کا ہم خیال رکھنے والے بنیں گے تو اللہ تعالیٰ کے پیار کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے اور معاشرے میں حقیقی بھائی چارہ بھی قائم کرنے والے ہوں گے اور یہی اللہ تعالیٰ مومنین کی جماعت سے چاہتا ہے کہ وہ آپس میں محبت اور پیار سے رہیں۔ بھائی بھائی بن کر رہیں۔ صلح جوئی اور امن سے رہیں۔ اور یہی تقویٰ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (الحجرات:11) مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔

پس یہ وہ معاشرہ ہے جو اسلام کی پہچان ہے جس میں صلح صفائی اور بھائی چارے پر زور دیا گیا ہے۔ اسلام میں بلاوجہ کی رنجشوں کا پیدا ہونا، اختلافات کا پیدا ہونا، ایک دوسرے کے خلاف الزامات قابل نفرت چیزیں ہیں۔ اگر افراد میں یا گروہوں میں یا خاندانوں میں اور برادریوں میں یہ چیز پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مسلمان معاشرے کا فرض ہے کہ ان کو ختم کروائے اور ان میں صلح صفائی کو پیدا کروائے۔

پس یہ بات ہر احمدی کو یاد رکھنی چاہئے کہ اگر من حیث الجماعت حقیقی طاقت حاصل کرنی ہے، اگر جماعت کو ترقی کی منازل کی طرف لے جانا ہے اور اس کا حصہ بننا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا تقویٰ حاصل کرنا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ لینا ہے، اگر انفرادی طور پر بھی اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے تو آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے بھائیوں کی طرح رہنا ضروری ہے۔

آج جب ہم مسلمان دنیا کی طرف دیکھتے ہیں تو ان کے انحطاط اور تنزل اور ذلت و ادبار اور بے چینی اور ایک دوسرے کی الزام تراشی کی یہی وجہ ہے کہ نہ ہی مسلمان لیڈروں کو اور نہ ہی علماء کو یہ خیال ہے کہ ہم بجائے پھوٹ ڈلوانے کے، بجائے تفرقے کو مزید ہوا دینے کے صلح اور صفائی کروانے کی کوشش کریں۔ ہم احمدی ان کی ان حرکتوں کو ناپسندیدگی اور کراہت کی نظر سے تو دیکھتے ہیں لیکن بہت سے ایسے ہیں جو ذاتی طور پر بھی اور برادری اور معاشرے کی سطح پر بھی یہ رنجشیں لئے ہوئے ہیں۔ جماعتی نظام صلح صفائی کروانے کی کوشش کرتا ہے لیکن پھر بھی بعض دفعہ بہت تکلیف دہ صورتحال سامنے آ جاتی ہے۔ پس ہم نے اگر ایک جماعت ہونے کا حقیقی فیض اٹھانا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنا ہے تو پھر ہر سطح پر ایک اکائی بننے کی ضرورت ہے اور یہی عملی خوبصورتی دوسروں کو بھی ہماری طرف متوجہ کرے گی۔ کسی کو اس بات سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صرف مومن آپس میں صلح صفائی سے رہیں بلکہ مومنین کو یہ توجہ اس لئے دلائی گئی ہے کہ اگر اپنے معاشرے کو خوبصورت بناؤ گے تو تبلیغ کے دروازے خود بخود کھل جائیں گے۔

قرآن کریم میں بھی اور احادیث میں بھی عمومی طور پر تمام انسانوں سے حسن سلوک اور صلح صفائی سے رہنے کا حکم ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر انسان جو امن سے رہنا چاہتا ہے محفوظ رہے۔ (سنن النسائی۔ کتاب الایمان وشرائعہ ۔باب صفة المومن۔ حدیث نمبر 4995) پس اسلام کے امن اور صلح کے پیغام میں بڑی وسعت ہے۔ آپس کے تعلقات میں، مل جل کر رہنے میں اس تعلیم میں بڑی وسعت ہے لیکن پہلے مخاطب مسلمان ہیں۔ اگر خود ہمارے اپنے نمونے ہماری تعلیم کے مطابق نہیں تو ہم کسی کو کچھ کہنے کے بھی حق دار نہیں۔ پس آج اس جلسے کی برکت سے وہ لوگ جن کے درمیان رنجشیں ہیں آپس کے شکوے ختم کریں۔ جو شکوے بڑھ کر قطع کلامی تک

پہنچے ہوئے ہیں اس کو ختم کریں، صلح صفائی کو قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے والے بنیں۔

پھر تقویٰ پر چلنے والوں، اللہ تعالیٰ سے بخشش کی امید رکھنے والوں اور پھر کامیابیوں اور ترقیات کی خواہش رکھنے والوں اور ان کو پانے والوں کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سچائی پر قائم رہنے اور سچ بولنے کی تلقین فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا۔ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ (الاحزاب: 71-72) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا ہے۔

جھوٹ بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے۔ اسلام اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہے کہ ذرا سی بھی غلط بیانی سے کام لیا جائے۔ کجا یہ کہ انسان جھوٹ بولے۔ بلکہ غلط بیانی نہ کرنے سے بھی بڑھ کر اسلام کہتا ہے کہ تم ایسی پیچ دار بات بھی نہ کرو جو کسی کو تمہارے بارے میں غلط رائے قائم کرنے والا بنا دے۔ پس جب اپنے معاملات لوگوں سے طے کرو تو سیدھے اور ہر طرح سے سچائی پر مبنی معاملات کرو۔ بہت سے جھگڑوں کی بنیاد یہ ہوتی ہے کہ جس سے معاملہ کیا جا رہا ہو وہ کچھ اور سمجھتا ہے اور جھگڑے کی صورت میں، جب بھی اگر کوئی جھگڑے کی صورت پیدا ہو تو معاملہ کرنے والا اپنی تشریح کسی اور رنگ میں کر رہا ہوتا ہے اور جب یہ معاملات عدالتوں میں چلے جائیں تو پھر وکیل اس پر مزید حاشیہ آرائی کر دیتے ہیں۔ ایسی پیچ دار بات بنا دیتے ہیں کہ اپیلوں اور مقدموں میں زندگی گزر جاتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ یہ ہے کہ پیچ دار باتوں سے بچو۔ پھر نکاح کے خطبات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات رکھ کر لڑکے اور لڑکی اور ان کے خاندانوں کو بھی یہ توجہ دلائی ہے کہ یہ فریقین کا شادی کا دو بندھن جو قائم ہونے جا رہا ہے اس میں سچائی کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ یہی اعتماد کی بھی بنیاد ہے اور یہ تقویٰ کی بھی بنیاد ہے۔ اور پھر اس کے فوائد بھی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے کہ لغو اور پیچ دار باتوں سے جب تم بچو گے تو کیا فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ پس اگر تقویٰ نہیں تو پھر اعمال کی اصلاح بھی نہیں ہوگی، غلطیوں کی سزا بھی ملے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''جب تقویٰ ہو تو اعمال کی اصلاح کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور اگر نافرمانی ہو تو معاف کر دیتا ہے''۔ (حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 424) اگر نافرمانی ہو جائے، غلطی ہو جائے تو اللہ معاف کر دیتا ہے۔ نافرمانی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پھر انسان یہ کہتے ہوئے کہ میرے میں تقویٰ ہے بڑے گناہ کرتا پھرے۔ تقویٰ ہے تو گناہ تو ہو ہی نہیں سکتے۔ اس کا مطلب ہے کہ بھول چوک نہ ہو جائے۔ تقویٰ ہے تو پھر تو انسان گناہ کے قریب بھی نہیں جاتا۔ نافرمانی یہ ہے کہ بشری کمزوری کی وجہ سے جو غلطیاں ہوتی ہیں خدا تعالیٰ انہیں معاف کر دیتا ہے۔ اگر دونوں فریق تقویٰ اور سچائی سے کام لے رہے ہوں تو ایک دوسرے کی چھوٹی موٹی غلطیوں سے خود بھی صرف نظر کر رہے ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ پر چلنے کی صحیح رنگ میں رہنمائی اور قول سدید کی حقیقت ایک مومن پر اس وقت کھلتی ہے جب وہ قرآن کریم کو اپنا رہنما اور لائحہ عمل بنائے۔ پس اس کے لئے قرآن کریم پر غور اور اس پر عمل کی حتی المقدور کوشش کرنے کی بھی ضرورت ہے اور جب تک یہ نہ ہوگا اس وقت تک اللہ تعالیٰ کا فعل اور قانون جو فلاح کے بارے میں جاری ہونا ہے، جو اعمال کی درستگی کے بارے میں جاری ہونا ہے، جو گناہوں کی بخشش کے بارے میں جاری ہونا ہے وہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بشری کمزوریوں کو اس وقت ڈھانپتا ہے جب تقویٰ سے کام لیا جا رہا ہو اور قول سدید کا اظہار ہو رہا ہو۔ پس اس اہم بات کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ آیت کا جو اگلا حصہ ہے اس کے الفاظ نے اس مضمون کو مزید کھول دیا ہے کہ کامیابیاں اسے ہی ملتی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اطاعت اس وقت ہو سکتی ہے جب احکام کا علم ہو۔ پس احکام کی تلاش بھی کرنی چاہئے۔ اگر رشتوں کے وقت اور اپنے گھریلو معاملات میں اور معاشرے کے معاملات میں انسان اس بات کو سمجھ کر اس کا اظہار شروع کر دے تو جہاں اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو درست کر رہا ہوگا وہاں ہمیں احکامات کے علم ہونے کی وجہ سے ہر موقع پر رہنمائی بھی مل رہی ہوگی۔ ہماری غلطیوں کی بخشش کے سامان بھی ہو رہے ہوں گے اور پھر اس کا وسیع اثر ہماری ذات یا دو فریقین سے نکل کر خاندان اور معاشرے پر بھی ہو رہا ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ متقی معاشرہ قائم کرنے کے لئے اور اگلی نسلوں میں بھی تقویٰ جاری رکھنے کے لئے ہمیں دعا سکھاتا ہے۔ فرمایا وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ (الفرقان: 75) کہ اے وہ لوگو جو یہ کہتے ہو کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

پس ایک متقی انسان کا اپنے آپ کو متقی بنا لینا کافی نہیں یا یہ دعویٰ کر دینا کافی نہیں کہ میں متقی ہوں یا خود تقویٰ پر چلنا ہی کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں متقیوں کا امام بنائے۔ امام سربراہ اور رہنما کو بھی کہتے ہیں اور قابل تقلید نمونے کو بھی کہتے ہیں۔ پس بیویوں کے لئے، اپنے زیر اثر لوگوں کے لئے، اپنے دوستوں کے لئے، اپنی اولاد کے لئے، متقیوں کے لئے ایک نمونہ بننے کی یہ دعا ہے۔ یہ بڑی وسیع دعا ہے اور یہ کہ ان سب سے ہمیں آنکھوں کا نور عطا ہو، سکون عطا ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ''وہ آنکھوں کا نور ہوں جو دل کے سرور کا نشان ہے اور دعا مانگتے ہیں کہ ہم سچے فرمانبرداروں کے لئے آئندہ کے لئے نمونہ ہوں''۔ (حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 254) سچے فرمانبرداروں کے لئے نمونہ ہوں یعنی جو لوگ پہلے ہی فرمانبرداری اختیار کئے ہوئے ہیں تقویٰ پر چلنے والے ہیں ان کے لئے بھی نمونہ بننے والے ہوں۔ پس جب ہر ایک متقی دوسرے متقی کے لئے نمونہ بن رہا ہوگا تو جو معاشرہ، ایک خوبصورت معاشرہ پیدا ہوگا اس کا انسان تصور کر سکتا ہے کہ کتنا حسین ہوگا۔ پس اس دعا میں بڑی وسعت ہے اور یہ نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے کی دعا ہے۔ ذرا تصور کریں کہ اگر ہر ایک یہ دعا مانگ رہا ہو اور اس دعا کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے یہ دعا مانگ رہا ہو تو کیسا خوبصورت معاشرہ قائم ہوگا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا انسان جب امام بننے کی دعا کرتا ہے تو اپنے علم و عمل میں بھی بڑھنے کی کوشش کرتا ہے، اس کو بہتر کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ہر فرد کی یہ کوشش جہاں اس شخص کی روحانی حالت کو بڑھا رہی ہوگی وہاں جماعتی ترقی کی نئی منزلیں بھی طے ہو رہی ہوں گی۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں زوال نہیں آ رہا ہوگا بلکہ ترقی ہو رہی ہوگی۔ آجکل کے معاشرے میں جہاں دنیا کے حاصل کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے انسان جب متقی بننے اور متقیوں کا امام بننے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا بھی ہوگا۔ ہم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے اور یہ عہد کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کس حد تک ہم نے نہ صرف تقویٰ پر چلنے بلکہ تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے نمونہ بننے کی کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں۔ اپنی اولاد کی تربیت کر رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق میں اپنے نمونے قائم نہیں کر رہے ہیں تو پھر اس دعا سے ہم فیض نہیں پا سکتے۔

اللہ تعالیٰ پھر عہدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور یہ بھی تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے ضروری ہے۔ اس بارے میں فرماتا ہے۔ بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ (آل عمران: 77) ہاں کیوں نہیں جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرنے والا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی مقبول ہے جو اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ عہدوں کو پورا کرنا تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف عہدوں اور امانتوں کے حق ادا کرنے کی ہی ہمیں تلقین نہیں کی بلکہ فرمایا کہ یہ تقویٰ کے معیاروں میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس بہت سے معاشرے کے مسائل اس لئے جنم لیتے ہیں کہ انسان اپنی باتوں اور اپنے عہد سے پھر جاتا ہے۔ ایک احمدی کو خاص طور پر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اس لئے یہ دین کا تقاضا ہے کہ ہم ہر عہد جو کسی واضح قرآنی حکم کے خلاف نہیں ہے اسے پورا کرنے والا بنیں کیونکہ یہ ضروری ہے۔ تو جہاں ہم نے اپنے دینی عہد نبھانے ہیں وہاں دنیاوی معاملات کے عہد بھی نبھانے ہیں۔ عہدوں کو نبھانا بھی دین ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں عہدوں کی پابندی کی طرف توجہ دلائی تو یہ نہیں فرمایا کہ دینی عہدوں کو نبھانا ضروری ہے اور دنیاوی عہدوں کو، غیر قوموں کے ساتھ عہدوں کو نہ نبھاؤ۔ یہ بدعہدی کرنا دنیاداروں کا شیوہ تو ہے ایک مومن کا نہیں، تقویٰ پر چلنے والے کا نہیں۔ جیسا کہ آجکل بعض بڑی قوتیں غریب قوموں سے معاہدے کرتی ہیں اور وقت آنے پر بعض توجیہیں پیش کرنے لگ جاتی ہیں یا معاہدے میں کوئی ایسی پیچ دار بات رکھ لی جاتی ہے جس سے بعد میں اپنے مفادات حاصل ہو سکیں۔ قول سدید نہیں ہوتا۔ پس یہ ان لوگوں کا شیوہ تو ہے۔ یہ اسلام ہی ہے جو کہتا ہے کہ قول سدید بھی کرو کہ یہ تقویٰ ہے۔ اور عہد بھی پورے کرو کہ یہ تقویٰ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہد کر کے پھر بدعہدی کرنا نفاق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے۔ (صحیح البخاری۔ کتاب الایمان۔ باب علامة المنافق۔ حدیث نمبر 33) اور انسان کو یہ منافق بناتی ہے۔ پس ہمیں بڑی باریکی میں جا کر اپنے ہر عہد کو نبھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

قرآن کریم نے ہمیں بہت سے احکامات دیئے ہیں۔ کچھ اوامر ہیں جن کے کرنے کا حکم ہے کچھ نواہی ہیں جن سے بچنے کا حکم ہے۔ پس ان کی تلاش کی ضرورت ہے ایمان لانے کے بعد اس میں ترقی کی ضرورت ہے۔ شرائط بیعت میں ہم نے یہ بھی عہد کیا ہوا ہے کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کروں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)۔ پس اس کی تلاش کی ضرورت ہے اور یہی وہ راستہ ہے جس کی ہمیں تلاش کی ضرورت ہے اور یہ

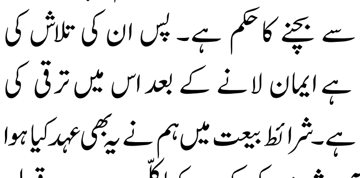

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

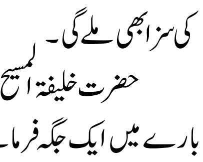

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

احکامات ہی ہمارے لائحہ عمل ہیں اور ہونے چاہئیں۔

پس کچھ باتوں کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرتے ہوئے اپنی عبادتوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ ان کے معیاروں کو بلند کرنے والے ہوں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کرتے ہوئے اپنے روزمرہ کے معاملات کو سنوار کر ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ اگر ہم صرف یہاں تقریریں سن کر اور نعرے لگا کر چلے گئے تو یہ جلسہ اور اس کا اتنا وسیع انتظام جیسا کہ جمعہ پر بھی میں نے کہا تھا بے فائدہ اور فضول ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ ان دنوں میں دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں اور تمام حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں اور اس کے بارے میں سوچیں کہ یہ کس طرح بہترین رنگ میں ادا ہو سکتے ہیں اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بھی بلند کرنے کی کوشش کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں اور اپنی جماعت کو کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبّر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیّت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو‘‘۔ (یعنی خدا تعالیٰ کے لئے) ’’اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ۔ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اِن باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں‘‘۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11-12)

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی تقویٰ عطا فرمائے اور ہم اس جماعت کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بنانا چاہتے تھے۔ جلسے کے ان دنوں میں ہم حقیقی رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر شر سے بچائے اور یہ جلسہ بے شمار برکتوں کا حامل ہو۔

اب دعا کریں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 30 اکتوبر 2015)

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 اکتوبر 2015ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

● مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ

(اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم۔ یوکے)

17 اکتوبر 2015 کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے دادا حضرت احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ اور پڑدادا حضرت حاجی رحیم بخش صاحب رضی اللہ عنہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار، دعا گو، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت عقیدت اور وفا کا تعلق تھا۔ میاں کی بینائی ختم ہوجانے کے بعد آپ نے 34 سال کا عرصہ ان کی خدمت کرتے ہوئے بڑے صبر کے ساتھ گزارا۔ آپ کو حج کی سعادت بھی ملی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب لمبے عرصہ سے MTA میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ آپ کے باقی بچے بھی مختلف رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم خالد محمود بسرا صاحب (واپڈا ٹاؤن، لاہور)

25 اگست 2015 کو 62 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت غلام رسول بسرا صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ 2007ء سے تادم وفات صدر حلقہ واپڈا ٹاؤن لاہور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت خوش اخلاق، ہمہ وقت خدمت پر کمربستہ رہنے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے بڑے بیٹے مکرم اسعد خالد بسرا صاحب اب صدر حلقہ واپڈا ٹاؤن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم منور اختر وڑائچ صاحب

(ابن مکرم چوہدری حاتم علی مجاہد صاحب مرحوم، کینیڈا)

12 اکتوبر 2015 کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنی لوکل جماعت میں نائب صدر کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔ قبل ازیں آپ کو شعبہ امور عامہ میں بھی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ دعوت الی اللہ کا خاص جوش اور جذبہ رکھتے تھے۔ آپ کو کینیڈا میں 15 بیعتیں کروانے کی سعادت بھی ملی۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ حضور انور کے خطبات جمعہ کو بڑی باقاعدگی سے خود بھی سنتے اور اپنے بچوں کو بھی سنواتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب اس وقت صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

منقولات

- احمدیوں کے خلاف برسہا برس کی منظم سازش اور تعصب اور تذلیل کی مہم نے معاشرے کو اس حال پر پہنچا دیا ہے کہ 28 مئی 2010 کو لاہور میں اس جماعت کے افراد کا جو قتل عام ہوا اس پر بھی کسی کا ضمیر نہ جاگا
- احمدی بچوں کو درسگاہوں میں تنگ کیا جاتا اور مختلف طریقوں سے ستایا جاتا ہے، کام کرنے والے احمدیوں کی کام کی جگہ پر تذلیل اور توہین کی جاتی ہے، مزید برآں میڈیا میں احمدیوں کے خلاف انتہائی نفرت انگیز بیانات اور تقاریر نشر کی جاتی ہیں، جن کے نتیجہ میں بعض احمدی افراد کو قتل بھی کیا گیا ہے
- حکومت جسکا یہ اوّلین فریضہ ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت دے اُسی حکومت نے احمدیوں کے بنیادی مذہبی حقوق کو ملک کی اکثریت کی خواہشات کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے

مکرم شریف احمد بانی نے کراچی سے اخبار ’’ڈان‘‘ 7 ر اکتوبر 2015 کا ایک تراشہ مع اُردو ترجمہ کے ارسال کیا ہے۔ جس میں مدیر ’’ڈان‘‘ نے اپنے اداریہ میں ’’ایک مظلوم اقلیت‘‘ کے عنوان سے پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور ملک کے بد سے بدتر حالات پر بصیرت افروز تجزیہ فرمایا ہے جسے قارئین کے استفادہ کے لئے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے

’’ایک مظلوم اقلیت‘‘

ظلم اور زیادتی بعض اوقات نہایت کھلی کھلی، نمایاں اور آشکار ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ پُراسرار طور پر عیارانہ اور خفیہ بھی ہوتی ہے۔ اور تمام لوگ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں یہ فعل نہایت قابل نفرت، قبیح اور بدصورت ہے۔

تاہم پاکستان میں احمدیت ایک ایسی اقلیتی جماعت ہے جسے دونوں طرح کے مظالم کا سامنا ہے اور ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ مظالم نہ صرف ہو رہے ہیں بلکہ پاکستانی معاشرے کی ایک بڑی اکثریت ان مظالم کو بہت بڑی نیکی اور اچھائی گردانتی ہے اور اسے ایک خوبی سمجھا جاتا ہے۔

گزشتہ اتوار کو ’’ہیومن رائیٹس کمیشن آف پاکستان‘‘ (HRCP) نے اس جماعت کے ممبران کے ساتھ ایک مشاورتی ملاقات کی۔ غالباً اس ملاقات کا مقصد یہ تھا کہ احمدیوں کے ساتھ پاکستان میں جو غیر منصفانہ سلوک اور مذہبی تعصب سے بھرپور رویہ رکھا جارہا ہے اس کے بارہ میں تحقیقات اور جستجو کی جائے۔ اس موقعہ پر زندگی کے مختلف شعبہ جات سے مثالیں اکٹھی کی گئیں جن میں تعلیمی ادارے اور کام کرنے کی جگہیں بھی شامل تھیں۔ جہاں احمدی بچوں کو درسگاہوں میں تنگ کیا جاتا ہے اور مختلف طریقوں سے ستایا جاتا ہے اسی طرح کام کرنے والے احمدیوں کی کام کی جگہ پر تذلیل اور توہین کی جاتی ہے۔ مزید برآں میڈیا میں احمدیوں کے خلاف انتہائی نفرت انگیز بیانات اور تقاریر نشر کی جاتی ہیں جن کے نتیجہ میں بعض احمدی افراد کو قتل بھی کیا گیا ہے۔

A vulnerable minority

PERSECUTION can be overt at times, subtle and insidious at others; and most people would likely agree that it is an ugly, despicable thing. However, there is one minority community in Pakistan — the Ahmadis — against whom persecution of both kinds not only exists but is celebrated as a virtue by sections of the majority. The Human Rights Commission of Pakistan held a consultative meeting with members of the community on Sunday to explore the issue and perhaps, in the process, attempt to hold up a mirror to society's unconscionable collusion in discrimination against them. On the occasion, examples were cited from various aspects of life, including educational institutions and the workplace, where they are subjected to humiliation and harassment, as well as in the media — where hate speech against them may have even incited the murder of some members of the community. The HRCP panelists recounted Pakistan's legislative history whereby adherents of the minority faith were declared non-Muslim through a constitutional amendment in 1974; that was later followed by Gen Ziaul Haq making it a punishable offence for Ahmadis to call themselves Muslim, to refer to their call to prayer as 'azan' or their places of worship as 'masjid'.

The HRCP deserves to be commended for highlighting an issue that the conscience of society has long buried. Years of institutionalised discrimination against the Ahmadi community and its persistent vilification have led to a situation where even the mass murder of its members in Lahore on May 28, 2010 failed to elicit the kind of public outrage that such carnage should have merited — and has done so in the case of similar attacks on adherents of other minority faiths. But then, why should one be surprised at such callous indifference when the state, duty-bound to protect the fundamental rights of all its citizens, has left the community's right to religious freedom entirely at the mercy of what the majority considers acceptable? This carte blanche is best reflected in Section 298-C of the Pakistan Penal Code, which stipulates that an Ahmadi is liable to sanctions if he "in any manner whatsoever outrages the religious feelings of Muslims": such an open-ended law cannot promote the cause of justice. Now that there is a realisation that religious intolerance has spawned many of the problems that Pakistan is grappling with today, there must be a resolve to eliminate it in all its forms — without exception.

DAWN KARACHI 7-10-2015 EDITORIAL

HRCP کے بعض ارکان نے اس قانون سازی کا بھی تفصیل سے ذکر کیا جس کے ذریعہ 1974 میں ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ بعد ازاں جنرل ضیاء الحق نے اسے ایک قابل مؤاخذہ جرم قرار دے دیا۔ اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہے یا اذان دے یا اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہے تو وہ سزا کا مستحق ہوگا۔

HRCP واقعی قابل تحسین ہے جس نے ایک ایسے مسئلہ کو اٹھایا ہے اور اس پر روشنی ڈالی ہے جس کے بارہ میں معاشرہ کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے اور جسے ایک لمبا عرصہ ہوا فراموش کیا جا چکا ہے۔

احمدیوں کے خلاف برسہا برس کی منظم سازش اور تعصب اور تذلیل کی مہم نے معاشرے کو اس حال پر پہنچا دیا ہے کہ 28 مئی 2010 کو لاہور میں اس جماعت کے افراد کا جو قتل عام ہوا اس پر بھی کسی کا ضمیر نہ جاگا اور ایسے واقعات پر جس قسم کا ردّعمل ہونا چاہئے ایسا کچھ بھی نہ ہوا۔ جبکہ اگر کسی دوسرے اقلیتی فرقہ کے خلاف کوئی ایسا واقعہ ہوا تو سوسائٹی نے ردّعمل دکھایا۔

لیکن اس بات پر کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ حکومت جسکا یہ اولین فریضہ ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت دے۔ اُسی حکومت نے احمدیوں کے بنیادی مذہبی حقوق کو ملک کی اکثریت کی خواہشات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔ پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ C-298 یہ اختیار دیتی ہے کہ اگر کسی احمدی کے رویہ سے اشارتاً یا کنایۃً کسی مسلمان کے جذبات مجروح ہوں تو احمدی قابل مواخذہ ہوگا اور قانون کے مطابق اُسے سزا دی جائے گی۔ اس قسم کے ظالمانہ قوانین سے انصاف کے تقاضے ہرگز پورے نہیں ہو سکتے۔

اب جبکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ مذہبی تعصب اور عدم برداشت کی وجہ سے ہی وہ سارے مسائل پیدا ہو رہے ہیں جن سے آجکل پاکستان نبرد آزما ہے، مصمم ارادہ کرنے کا وقت آ گیا ہے جس میں بلاتفریق ہر قسم کے تعصب اور نفرت انگیزی کو ختم ہو جانا چاہئے۔

(مرسلہ و انگریزی سے ترجمہ: شریف احمد بانی، کراچی)

وصـــایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7654: میں شاہ جہاں کے .کے ولد مکرم محمد کے .کے صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 34 سال ساکن امیر ہاؤس ،اکم پرمب ڈاکخانہ پی آر نگر کاواشیری صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ر اپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے۔عبدالسلام　　العبد: شاہ جہاں کے .کے　　گواہ: کے .کے عبدالسلیم

مسل نمبر 7655: میں سید بشیر الدین محمود احمد افضل ولد مکرم سید مدار صاحب مرحوم،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن آر۔ائم موٹرس، 2nd cross، الیاس نگر، 100ft road، شموگہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ر فروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔2nd کراس الیاس نگر میں ایک رہائشی مکان، ایک دکان واقع نہرو روڈ، ایک دکان واقع 1st کراس نہرو روڈ۔میرا گزارہ آمد از جائداد ماہوار -/22,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ سرور احمد　　العبد: سید بشیر الدین محمود احمد افضل　　گواہ: منصور احمد ایم .آئی

مسل نمبر 7656: میں فرزانہ طلعت زوجہ مکرم شیخ برھان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال موجودہ پتہ: رایاناھلّی ضلع چتّر دُرگا، صوبہ کرناٹک ، مستقل پتہ: سنگارپور، ہلدی پدا، بالاسور، صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ر اگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 3 عدد انگوٹھی 4 گرام، 1 عدد کان کارنگ 1.880 گرام، ناک پھول 1 عدد، زیور نقرئی: 2 عدد پائیل۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ برھان احمد　　الامۃ: فرزانہ طلعت　　گواہ: سید ذیشان احمد

مسل نمبر 7657: میں ایم سولیکھا بی بی زوجہ مکرم کے محمد مجید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن 16-44-B میلا جنکشن، کاڈایل، ڈاکخانہ کالی یل ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ر ستمبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 4 گرام 22 کیریٹ بعوض حق مہر۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم .اے عبدالرحیم　　الامۃ: ایم .سولیکھا بی بی　　گواہ: احمد کبیر

مسل نمبر 7658: میں ناصر احمد ولد سلطان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی،موجودہ پتہ: بلاک نمبر 539، ہاؤس نمبر 113، وڈلینڈ ڈی آر 16، سنگاپور۔ مستقل پتہ: پورٹ بلیئر، انڈیمان، انڈیا۔بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 ر جون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک رہائشی گھر بمقام سنگاپور قیمت اندازا 420000/-SGD ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6,500/-SGD ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ندیم صادق　　العبد: ناصر احمد　　گواہ: سمیر احمد

مسل نمبر 7659: میں سلمہ مبارکہ زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال موجودہ پتہ: بلاک نمبر 539، ہاؤس نمبر 113، وڈلینڈ ڈی آر 16، سنگاپور۔ مستقل پتہ: پورٹ بلیئر، انڈیمان، انڈیا۔بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 ر جون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک پلاٹ موضع ننگل قادیان قیمت تقریباً پانچ لاکھ روپئے ،ایک پلاٹ موضع کاہلواں قادیان قیمت تقریباً آٹھ لاکھ روپئے، زیور طلائی: 70 گرام، حق مہر: -/1,25,000 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 100SGD ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ندیم صادق　　الامۃ: سلمہ مبارکہ　　گواہ: سمیر احمد

مسل نمبر 7660: میں محمد گمشا والی ولد مکرم حسین احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن mon-rayparti، kundur ضلع ورنگل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 ر جون 2015 صیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زرعی زمین 4 ایکڑ، ایک مکان چار کمروں پر مشتمل۔میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نورالدین　　العبد: محمد گمشا والی　　گواہ: محمد مدار

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

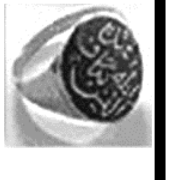

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

جماعتی رپورٹیں

جماعت احمدیہ ضلع ایسٹ سنگھ بھوم میں چارروزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

✡ جماعت احمدیہ ضلع ایسٹ سنگھ بھوم میں بمقام جمشید پور مورخہ 1 تا 4 ر اکتوبر 2015 ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ روزانہ چار کلاسز منعقد ہوئیں، جن میں عہدیداران کے لائحہ عمل اوران کی ذمہ داریاں، حضور انور کے خطبات، جماعتی اخبارات ورسائل اور ویب سائٹ کا تعارف اور جامعہ احمدیہ کے متعلق بتایا گیا۔ اسی طرح علاقہ کی تمام جماعتوں میں اجتماعات بھی منعقد ہوئے۔ (امیر ضلع ایسٹ سنگھ بھوم)

جماعت احمدیہ برنو (ہماچل) میں آٹھ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

✡ جماعت احمدیہ برنو ہماچل پردیش میں مورخہ 21 تا 28 ر جولائی 2015 آٹھ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد احمدیہ مشن ہاؤس برنو میں ہوا۔ افتتاحی اجلاس بعد نماز مغرب مکرم شریف الحسن صاحب نائب ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد مکرم عطاء الاول صاحب نے تعارفی تقریر کی۔ بعدازاں مکرم محمد رفیع صاحب مبلغ انچارج ضلع اونہ نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا اور کلاسز شروع ہوئیں جن میں پہلے سے طے شدہ نصاب کے مطابق طلبا وطالبات کو قرآن کریم ناظرہ وقاعدہ یسرنا القرآن سکھایا گیا۔ اسی طرح دینی معلومات کے سوالات اسلام احمدیت کی مختصر تاریخ وتعارف اور خلفاء کرام کے حالات زندگی بیان کئے گئے۔ کیمپ کے آخری دو ایام میں طلباء وطالبات کے علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اور نمایاں پوزیشن لینے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ مورخہ 28 ر جولائی 2015 کو اختتامی تقریب زیر صدارت محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان منعقد ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے طلباء سے خطاب کیا اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ کیمپ اختتام کو پہنچا۔ (داؤد احمد، انچارج وقف جدید ارشاد، ضلع کانگڑہ)

جماعت احمدیہ چورو راجستھان میں تربیتی اجلاس

✡ جماعت احمدیہ چورو راجستھان میں مورخہ 17 ر ستمبر 2015 کو مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ شفیق الاسلام صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم نسیم احمد صاحب نے پیش کیا۔ نظم مکرم امتیاز علی صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں بچوں کے حسن قرأت، نظم خوانی اور تقاریر پر مشتمل علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی خطاب اور دعا کے بعد ایک محفل سوال جواب منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے معززین کے سوالوں کے جواب دئے۔ (خالد احمد ملکانہ، مبلغ انچارج ضلع چورو، راجستھان)

جماعت احمدیہ حیدرآباد، سکندرآباد اور ظہیرآباد میں نماز عیدالاضحیٰ اور قربانی کا اہتمام

✡ مورخہ 25 ر ستمبر 2015 کو جماعت احمدیہ حیدرآباد، سکندرآباد اور ظہیرآباد میں نماز عیدالضحیٰ ادا کی گئی اور قربانی کا اہتمام کیا گیا۔ تمام مساجد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالضحیٰ مورخہ 6 ر اکتوبر 2014 بطور خطبہ عیدالضحیٰ کے پڑھا گیا۔ لوگ ذوق وشوق سے عید کی نماز میں شامل ہوئے اور قربانی کی۔ امسال جماعتی طور پر بھی قربانی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مکرم مسعود احمد انصاری صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی نگرانی میں 28 بکروں کی قربانی دی گئی اور 263 گھروں میں ان کا گوشت تقسیم کیا گیا۔ خدام نے بڑی محنت سے یہ خدمت انجام دی۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد)

کلام الامام

”ہر وقت اس کے فضل کیلئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو تا کہ صراطِ مستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 478)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

بھی یہ پتا تھا کہ اگر دین میں واپس لانے کے لئے کوئی آخری حیلہ ہوسکتا ہے تو وہ حضرت مسیح موعودؑ ہی ہیں کیونکہ انہی میں حقیقی درد ہے اسلام کا اور وہی حقیقی درد کے ساتھ دوسرے کو پیغام بھی پہنچا سکتے ہیں تبلیغ بھی کرسکتے ہیں قائل بھی کرسکتے ہیں۔

ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ کی اصلاح کے طریق کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ حضرت صاحب کی اصلاح کا طرز بڑا لطیف اور عجیب تھا۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا اس کے پاس وسائل کی کمی تھی وہ باتوں باتوں میں یہ بیان کرنے لگا کہ اس کمی کی وجہ سے کہ ریلوے ٹکٹ میں اس رعایت کے ساتھ آیا ہوں اور وہ طریقہ کچھ غلط طریقہ تھا شاید۔ آپ نے ایک روپیہ اس کو دے دیا اور مسکراتے ہوئے فرمایا اس زمانے میں روپے کی بڑی ویلیو تھی کہ، امید ہے جاتے ہوئے ایسا کرنے کی تمہیں ضرورت نہیں پڑے گی۔ اس کو یہ سمجھا بھی دیا کہ جو جائز چیز ہے اس کو ہمیشہ کرنا چاہئے۔ پھر افراد جماعت کو ہنر سیکھنے اور محنت کرنے کی طرف حضرت مصلح موعود نے بہت توجہ دلائی ہے۔ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں، حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کا ایک لڑکا تھا جس کا نام فجا تھا ایک دفعہ بعض مہمان آئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان کے لئے چائے تیار کروائی اور فجے کو کہا۔ ان مہمانوں کو چائے پلائیں اور ایک اور ملازم حضرت مسیح موعودؑ کے تھے چراغ ان کو بھی آپ نے ساتھ کر دیا اور جب یہ دونوں چائے لے کر گئے وہ تو چراغ تو پرانا ملازم تھا اس نے پہلے چائے کی پیالی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے سامنے رکھی لیکن فجے صاحب نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ حضرت صاحب نے صرف پانچ کے نام لئے تھے ان کا نام نہیں لیا تھا گویا وہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اس قدر تھا عقل کا معیار ان کا کہ اتنی بات بھی نہیں سمجھ سکتے تھے لیکن وہ جلد جب معمار کے ساتھ لگایا گیا تو معمار بن گیا۔ پس اس طرف توجہ دلاتے ہیں حضرت مصلح موعود کہ اگر ذرا بھی توجہ لوگ کریں جو نکمے بیٹھے رہتے ہیں بعض دوسرے ممالک میں غریب ملکوں میں بھی اور یہاں بھی آکر بعض لوگ بیٹھے رہتے ہیں تو کوئی نہ کوئی ہنر اور کام سیکھ سکتے ہیں اور روپیہ کما سکتے ہیں بلکہ رفاہ عامہ کے کاموں میں خدمت خلق کے کاموں میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی غیرت کا ذکر کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ یہاں ایک شخص تھے بعد میں وہ بہت مخلص احمدی ہوگئے اور حضرت صاحب سے ان کا بڑا تعلق تھا مگر احمدی ہونے سے قبل حضرت صاحب ان سے بیس سال تک ناراض رہے وجہ یہ کہ حضرت صاحب کو ان کی ایک بات سے سخت انقباض ہوگیا اور وہ اس طرح کہ ان کا ایک لڑکا فوت ہو گیا۔ حضرت صاحب اپنے بھائی کے ساتھ ان کے ہاں تعزیت کے لئے گئے تو انہوں نے حضرت صاحب کے بڑے بھائی سے بغلگیر ہوکر روتے ہوئے کہا کہ خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے نعوذ باللہ۔ یہ سن کر حضرت صاحب کو ایسی نفرت ہوگئی کہ ان کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ بعد میں خدا تعالیٰ نے اس شخص کو توفیق دی اور وہ ان جہالتوں سے نکل آئے اور احمدیت قبول کر لی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہستی باری تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ ایک دھریہ پڑھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ زلزلہ جو آیا تو اس کے منہ سے بے اختیار رام رام نکل گیا۔ تو میر صاحب نے جب اس سے پوچھا کہ تم تو خدا کے منکر ہو پھر تم نے رام رام کیوں کہا۔ کہنے لگا غلطی ہوگئی یونہی منہ سے نکل گیا۔ پس خدا تعالیٰ کی ہستی کی یہ بہت زبردست دلیل ہے کہ ہر قوم میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت پر آپ علیہ السلام کی دلی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس حالت اور اس کیفیت کا اندازہ اس نوٹ سے لگایا جاسکتا ہے جو آپ نے اپنی ایک پرائیویٹ نوٹ بک میں لکھا۔ اس تحریر میں حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں اے خدا میں تجھے کس طرح چھوڑ دوں جبکہ تمام دوست وغم خوار مجھے کوئی مدد نہیں دے سکتے اس وقت تو مجھے تسلی دیتا اور میری مدد کرتا ہے۔ ہر احمدی کے اخلاق کا معیار انتہائی اعلیٰ ہونا چاہئے اس کی بارہا حضرت مسیح موعودؑ نے تلقین فرمائی ہے اس بارے میں آپ کا اپنا نمونہ کیا تھا اور مخالفین سے بھی آپ کس طرح حسن سلوک فرمایا کرتے تھے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دوست نے سنایا کہ ایک دفعہ ہندوؤں میں سے ایک شخص شدید مخالف کی بیوی سخت بیمار ہوگئی۔ طبیب نے اس کے لئے جو دوائیں تجویز کیں ان میں مشک بھی پڑتا تھا جب کہیں اور سے اسے کستوری نہ ملی تو وہ شرمندہ اور نادم سا حضرت مسیح موعودؑ کے پاس آیا اور آ کر عرض کیا کہ اگر آپ کے پاس مشک ہو تو عنایت فرمائیں۔ غالباً اسے ایک یا دو رَتی مشک کی ضرورت تھی مگر اس کا اپنا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ مشک کی شیشی بھر کر لے آئے اور فرمایا آپ کی بیوی کو بہت تکلیف ہے یہ سب لے جائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ دعا میں رقت پیدا نہیں ہوتی تو وہ مصنوعی طور پر رونے کی کوشش کرے جس کے نتیجہ میں حقیقی رقت پیدا ہوجائے گی آپ مزید فرماتے ہیں کہ ہماری بعض معاملات میں ناکامیاں اور دشمنوں میں اس طرح گھرے رہنا صرف اس لئے ہے کہ ہمارا ایک حصہ ایسا ہے جو دعا میں سستی کرتا ہے (حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج بھی یہ حقیقت ہے) اور بہت ایسے ہیں جو دعا کرنا بھی نہیں جانتے۔ فرمایا دعا موت قبول کرنے کا نام ہے پس دعا کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے کیونکہ جو شخص جانتا ہے کہ میں یہ کام کرسکتا ہوں وہ کب مدد کے لئے کسی کو آواز دیتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھی وہی شخص مانگ سکتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے سامنے مرا ہوا سمجھے اور اس کے آگے اپنے آپ کو بالکل بے دست و پا ظاہر کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان میرے رستے میں جب تک مر نہ جائے اس وقت تک دعا دعا نہ ہوگی۔ دعا اسی کی دعا کہلانے کی مستحق ہوگی جو اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے اور اپنے آپ کو بالکل ہیچ سمجھتا ہے۔ جو انسان یہ حالت پیدا کرے وہی خدا کے حضور کامیاب اور اسی کی دعائیں قابل قبول ہوسکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اندر اخلاق کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ ہمیں مقبول دعاؤں کی بھی توفیق دے اور اس کا حق ادا کرنے والا بنائے۔

☆......☆......☆

EDITOR	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57	SUBSCRIPTION
MANSOORAHMAD Tel. : (0091) 1872-224757 Manager: 09417020616 Editor : 08283058886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com	ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly **BADR** Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516 Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 5 November 2015 Issue No. 45	ANNUAL : Rs. 550/- By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $: 60 Euro : 80 Canadian Dollar Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ تمام خوبیوں کی مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ کسی کو ہدایت دینا بھی اللہ تعالیٰ کا کام ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد ایک کام کیا ہے کہ ہدایت کی اشاعت کرو پیغام پہنچاؤ لیکن ہدایت دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے ہمیں جس حد تک ممکن ہو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس کام کو کرنا چاہئے اور نتائج پھر اللہ تعالیٰ خود عطا فرماتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 30۔اکتوبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات اور آپ کے حوالے سے جو بعض حکایات کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مختلف تقاریر میں بیان کیا ہوا ہے ان کو میں آج بیان کروں گا۔ ہر واقعہ یا حکایت علیحدہ علیحدہ اپنے اندر ایک نصیحت کا پہلو رکھتی ہے۔ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ افراد جماعت کو اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہئے دینی علم رکھنے والے بھی حالات حاضرہ سے بھی واقفیت رکھیں اور تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں۔ ان کو چاہئے کہ خاص طور پر توجہ دیں۔ آج کل کی دنیا میں تو یہ معلومات فوری طور پر بڑی آسانی سے مہیا ہو جاتی ہیں بہرحال ایک حکایت حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمائی ہے جو علمی استعداد بڑھانے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص تھا جو بڑا بزرگ کہلاتا تھا کسی بادشاہ کا وزیر اتفاقاً اس کا معتقد ہو گیا یہاں تک کہ اس نے بادشاہ کو بھی تحریک کی اور کہا کہ آپ ان کی ضرور زیارت کریں۔ آپ (حضرت مصلح موعودؓ) لکھتے ہیں کہ معلوم نہیں وہ بزرگ تھا یا نہیں مگر جو آگے واقعات ہیں ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ بیوقوف ضرور تھا۔ جب بادشاہ اس سے ملنے کے لئے آیا تو وہ بزرگ کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت آپ کو انصاف کرنا چاہئے۔ دیکھئے مسلمانوں میں سے جو سکندر نامی بادشاہ گزرا ہے وہ کیسا عادل اور منصف تھا اور اس کا آج تک کتنا شہرہ ہے۔ حالانکہ سکندر رسول کریم ﷺ کے زمانے سے سینکڑوں سال پہلے بلکہ حضرت عیسیٰؑ سے بھی پہلے ہو چکا تھا مگر اس نے سکندر کو رسول کریم ﷺ سے بعد کا بادشاہ قرار دے کر اسے مسلمان بادشاہ قرار دے دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہ پہ اثر تو کیا ڈالنا تھا اس نے، بادشاہ اس سے سخت بدظن ہو گیا اور فوراً اٹھ کر چلا آیا۔ تو حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ تاریخ دانی بزرگی کے لئے شرط نہیں ہے مگر یہ مصیبت تو اس خود ساختہ بزرگ نے خود اپنے اوپر سہیڑی۔ جب انسان سچائی سے ہٹ کر نام نہاد بزرگی اور علم کا چولہ پہنے یا اس کو پہننے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اسی طرح ذلیل ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کو بڑی جلدی ہوتی ہے بددعا کرنے کی۔ ہمارا یہی اصول ہونا چاہئے کہ ہم کسی کے لئے بددعا نہ کریں بلکہ ہمیں اپنے مخالفین کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ آخر انہوں نے ہی ایمان لانا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں چوبارے میں رہتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ مکان کے نچلے حصے میں تھے کہ ایک رات نچلے حصے سے مجھے اس طرح رونے کی آواز آئی جیسے کوئی عورت دردِ زہ کی وجہ سے چلّاتی ہو۔ مجھے تعجب ہوا اور میں نے کان لگا کر آواز کو سنا تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ دعا کر رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اے خدا! طاعون پڑی ہوئی ہے اور لوگ اس کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اے خدا اگر یہ سب لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔ اب دیکھو طاعون وہ نشان تھا جس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی طاعون کے نشان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے بھی پتا چلتا ہے لیکن جب طاعون آتی ہے تو وہی شخص جس کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے طاعون آتی ہے خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ اگر یہ لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔ پس مؤمن کو عام لوگوں کے لئے بددعا نہیں کرنی چاہئے۔

فرماتے ہیں پس جن لوگوں کو اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے ان کے لئے ہم بددعا کیسے کر سکتے ہیں۔

پھر اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ حقیقی مسلمان کے لئے یہ مقدر ہے کہ مصائب اور مشکلات اور خطرات پیدا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتری کے سامان پیدا فرماتا ہے آپؓ فرماتے ہیں۔ حضرت مولانا روم کا شعر ہے کہ

ہر بلا کیں ایں قوم را اُو دادہ است
زیرآں یک گنج ہا بنہادہ است

کہ اس خدا نے قوم پر جو بھی مشکل ڈالی اس کے نیچے اس نے ایک بہت بڑا خزانہ رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کو ہمیشہ حضرت مسیح موعودؑ بھی پڑھ کر فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی قوم یا جماعت واقع میں مسلمان بن جائے تو اس کے تمام مصائب اور تمام خطرات جن میں وہ گرفتار ہو اس کے لئے موجب نجات و ترقی ہو جاتے ہیں اور یہ بہت بڑا معیار ہے سچائی کو ماپنے کا کہ مشکلات کے بعد سکھ آتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ ہر ابتلاء ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کے سامان لے کر آتا ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ بدخیالات کا اثر بغیر ظاہری اسباب کے صرف صحبت سے بھی ہو جاتا ہے کوئی کسی کو کسی برائی میں پڑنے کی ترغیب دے یا نہ دے اگر کسی برے کی صحبت میں انسان وقت گزار رہا ہو تو وہ برائی لاشعوری طور پر اس میں پیدا ہو جاتی ہے برے انسان کا اثر لاشعوری طور پر اس پر ہو رہا ہوتا ہے۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک سکھ طالبعلم نے جو گورنمنٹ کالج میں پڑھتا تھا اور حضرت مسیح موعودؑ سے اخلاص کا تعلق رکھتا تھا حضرت صاحب کو کہلا بھیجا کہ پہلے مجھے خدا پر یقین تھا مگر اب میرے دل میں اس کے متعلق شکوک پڑنے لگ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسے کہلا بھیجا کہ تم کالج میں جس سیٹ پر بیٹھتے ہو اس جگہ کو بدل لو۔ چنانچہ اس نے جگہ بدل لی اور پھر بتایا کہ اب خدا تعالیٰ کے بارے میں کوئی شک پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ اس پر ایک شخص کا اثر پڑ رہا تھا جو اس کے پاس بیٹھتا تھا اور وہ دہریہ تھا جب جگہ بدلی تو اس کا اثر پڑنا بند ہو گیا اور شکوک بھی نہ رہے۔

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے ایک دفعہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ دو صحابیوں کے بارے میں سناتے تھے۔

ایک صحابی بازار میں گھوڑا بیچنے کے لئے لایا۔ دوسرے نے اس سے قیمت دریافت کی۔ اس نے کچھ بتائی، لیکن خریدنے والے نے کہا نہیں اس کی قیمت یہ ہے اور جو اس نے بتائی وہ بیچنے والے کی بتائی ہوئی قیمت سے زیادہ تھی تو آپ فرماتے ہیں کہ یہ معیار دیانت کا ایمانداری کا یہ تو ایک معمولی واقعہ ہے۔ تو جہاں یہ بات ہماری اپنی تربیت کے لئے اپنے ثواب پہنچانے کے لئے فائدہ مند ہو گی ہماری نسلوں کی تربیت کرنے والی بھی ہو گی اور اس کے ساتھ ہی جماعت کی ترقی کا بھی باعث بنے گی۔ پس یہ معیار ہیں جو ایمانداری کے ہمیں قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک اور اہم بات ہے جس کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے کہ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ تمام خوبیوں کی مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی طرح کسی کو ہدایت دینا بھی اللہ تعالیٰ کا کام ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد ایک کام کیا ہے کہ ہدایت کی اشاعت کرو پیغام پہنچاؤ لیکن ہدایت دینا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے ہمیں جس حد تک ممکن ہو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس کام کو کرنا چاہئے اور نتائج پھر اللہ تعالیٰ خود عطا فرماتا ہے۔ یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہئے کہ اگر فلاں شخص ہدایت پا جائے اور احمدی ہو جائے تو جماعت ترقی کرے گی۔ پس ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی طرف ہونی چاہئے۔ ہمارا انحصار اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہئے اور جو کام ہم نے کرنا ہے کرنا چاہئے اس کو نہ کہ لوگوں کی طرف ہم نظر رکھیں۔ اس لئے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ جماعت کو عطا فرمائے جو اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور دینی ترقی میں آگے قدم بڑھانے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ کو انسانیت کو گمراہی سے بچانے کے لئے کتنا درد تھا اس کی ایک مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں ایک اَن پڑھ اور ادنیٰ عورت آئی اور کہنے لگی کہ حضور میرا بیٹا عیسائی ہو گیا۔ آپ دعا کریں کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ آپ نے فرمایا تم اسے میرے پاس بھیجا کرو کہ وہ خدا تعالیٰ کی باتیں سنا کرے۔ وہ بیمار تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے پاس علاج کے لئے آیا ہوا تھا اس لڑکے کو سِل یعنی ٹی بی کی بیماری تھی چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ جب وہ آپ کے پاس آتا تو اسے نصیحت کرتے رہے اور اسلام کی باتیں سمجھاتے رہے۔ خدا تعالیٰ نے اس عورت کی التجا قبول کر لی اور وہ لڑکا مسلمان ہو گیا اور اسلام لانے کے چند دن بعد بیچارہ فوت بھی ہو گیا۔ اس عورت کو

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

مضمون نگار حضرات متوجہ ہوں!

اخبار بدر میں اشاعت کی غرض سے مضامین بھیجنے والے احباب سے مؤدبانہ التماس ہے کہ:

1۔ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے احباب اپنے مضامین نیشنل صدر/امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ وکالت تعمیل و تنفیذ لندن برائے بھارت، نیپال، بھوٹان کے توسط سے بھجوائیں۔

2۔ پاکستان کے احباب اپنے مضامین مکرم ناظر صاحب خدمت درویشان کی سفارش کے ساتھ وکالت تعمیل و تنفیذ لندن برائے بھارت نیپال بھوٹان کے توسط سے بھجوائیں۔ تمام بیرون ممالک کے نیشنل صدر/امیر جماعت کے پاس وکالت تعمیل و تنفیذ لندن کی ای میل آئی ڈی موجود ہے۔

وکالت تعمیل و تنفیذ لندن کے توسط سے آنے والے مضامین ہی اخبار بدر میں شائع کئے جاسکیں گے۔

نوٹ: مندرجہ بالا ہدایات صرف بیرونی ممالک کے لئے ہیں۔ اندرون ملک سے مضامین بھجوانے والے احباب صدر جماعت/امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ اپنے مضامین براہِ راست ایڈیٹر بدر کو بھجیں (ادارہ)

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad